www.KitaboSunnat.com

اسلامی بنکاری

نظریاتی بنیادیں اور عملی تجربات

پروفیسر اوصاف احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی بنکاری

نظریاتی بنیادیں اور عملی تجربات

پروفیسر اوصاف احمد

www.KitaboSunnat.com

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

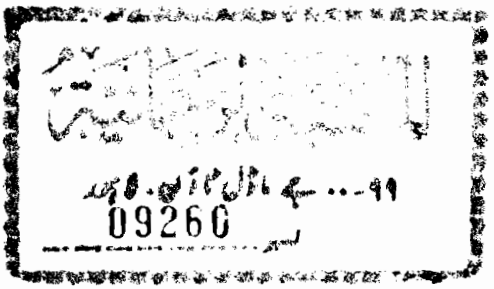

تاریخ اشاعت : اکتوبر ۱۹۹۲ء

زیرِ اہتمام : انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز
بلاک نمبر ۱۹ مرکز ایف سیون اسلام آباد

فون : ۸۱۸۲۳۰ - ۸۱۴۷۱۱
فیکس : ۰۵۱-۸۲۶۷۹۳
ٹیلکس : ۵۷۷۱ IPS PK

آئی ایس بی این : ۹۶۹-۴۴۸-۰۱۲-۴

طابع : کرسٹل پرنٹرز اسلام آباد
فون: ۸۲۶۷۹۲

قیمت: پاکستان : ۳۵-۰۰ روپے
بیرون ملک : ۲-۵۰ ڈالر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

پاکستانی قوم آج ایک نئی آزمائش سے دوچار ہے:

فیڈرل شریعت کورٹ نے ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء ایک تاریخی فیصلہ کے ذریعہ اس بات کو دو ٹوک الفاظ میں عدالتی حکم کی زبان میں ادا کر دیا کہ سود اپنی ہر شکل میں حرام ہے اور ملک کی معیشت کو اس لعنت سے جلد از جلد پاک کیا جائے۔ یہ فیصلہ یکم جولائی ۱۹۹۲ء سے نافذ العمل تھا مگر حکومت نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کر دی ہے جس سے فیصلہ کا فوری اطلاق رک گیا ہے۔ حکومت کا موقف بڑے گنجلک انداز میں پیش کیا جا رہا ہے ایک طرف ذمہ دار حضرات کہتے ہیں کہ ہم شریعت کی بالادستی چاہتے ہیں لیکن سود کا متبادل نظر نہیں آ رہا اور متبادل کی عدم موجودگی میں معیشت تباہ ہو جائے گی اور دوسری طرف اس کے کچھ نمائندے یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ بنک کا سود تو سود ہے ہی نہیں۔

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ بنک کا سود حرام ہے یا نہیں تو اس سلسلہ میں امت مسلمہ کے چوٹی کے علماء اور مفکرین نے محکم دلائل کے ساتھ یہ ثابت کر دیا ہے کہ بنک کا سود بھی اسی طرح ربا کی ایک شکل ہے جس طرح ساہو کار کا سودی قرض۔ اس بارے میں شریعت اور علم الاقتصاد دونوں کے ماہرین کے درمیان مکمل اتفاق رائے اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں ۱۹۶۲ء میں نظریاتی کونسل کی تشکیل ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر آج تک ہر کونسل نے متفقہ طور پر سود کو حرام اور بنک کے سود کو ربا کی ایک شکل قرار دیا ہے۔ یہی فیصلہ فیڈرل شریعت کورٹ کا ہے اور یہی فتویٰ تمام مسلمان ممالک کے اعلیٰ ترین شرعی ادارے مجمع الفقہی کا ہے، جو اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) کا ایک دستوری ادارہ ہے اور جس میں تمام مسلمان ممالک کے علماء اور فقہاء شرکت کرتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہی موقف حکومت پاکستان کا سرکاری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤقف بھی رہا ہے جس کا ثبوت اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا ۲۰ جون ۱۹۸۴ء کا BCD Circular No.13 ہے جس کے ذریعہ بنکنگ کے نظام سے "ربا" کے مجوزہ اخراج کا اعلان کیا گیا ہے۔ اگر بنک کا سود ربا نہیں تھا تو پھر متبادل مالیاتی ذرائع کے اعلان کے کیا معنی ہیں؟ حکومت کی طرف سے اس وقت اس طے شدہ مسئلہ کو دوبارہ موضوع بحث بنانا محض وقت ضائع کرنے ہی کا ذریعہ نہیں بلکہ شریعت کے کھلے کھلے احکام اور امت کے فکری ورثہ کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

رہا دوسرا سوال کہ سود کا متبادل کیا ہے، تو یہ بھی آج محض ایک نظری مسئلہ نہیں رہا ہے بلکہ اب تو اس سمت میں بڑے کامیاب تجربات ہو چکے ہیں گزشتہ پچاس سال میں پانچ سو سے زیادہ تحقیقی کتب اور مقالے اس موضوع پر لکھے جا چکے ہیں اور گزشتہ تیس سال میں دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف سطحوں پر بلاسود بنکاری کے کامیاب تجربات ہو چکے ہیں۔ آج مسلم ممالک ہی میں نہیں مغربی ممالک میں بھی بلاسود بنک کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ تجربہ ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے لیکن یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آج نظریاتی طور پر بلاسود بنکاری کا مکمل نقشہ (Blue Print) موجود ہے اور اس نقشہ کی روشنی میں مختلف ممالک میں بنک اور مالیاتی ادارے عملاً کام کر رہے ہیں، جن کے نقوش پا نووارد وں کے لیے سنگ میل کا کام کر سکتے ہیں۔

ہمارے دوست پروفیسر ڈاکٹر اوصاف احمد نے، جو اسلامی ترقیاتی بنک کے اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں سینئر ریسرچ فیلو تھے، اسلامی بنکاری کے عملی تجربات کا بڑا مربوط جائزہ اسلامی ترقیاتی بنک کے لیے تیار کیا تھا، جو انگریزی زبان میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر اوصاف احمد نے حال ہی میں اس قیمتی تحقیق پر مبنی ایک مبسوط مقالہ اردو میں لکھا ہے جو علی گڑھ کے علمی مجلہ تحقیقات اسلامی میں چار قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ یہ ایک قیمتی دستاویز ہے جس میں اردو دان طبقے کے سامنے غالباً پہلی بار اسلامی بنکاری کے ۲۵ سالہ تجربات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اس مطالعہ کو مصنف اور تحقیقات اسلامی کے شکریہ کے ساتھ پاکستانی قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز سال کے شروع میں (۱۱ - ۱۳ اپریل ۱۹۹۲ء) معیشت کو سود سے پاک کرنے کے موضوع پر ایک سیمینار بھی منعقد کر چکا ہے جس کی روداد اس وقت اشاعت کے لیے تیار کی جا رہی ہے۔ تاہم بنکاروں اور کھاتہ داروں کے بڑھتے ہوئے تقاضے کے پیش نظر ہم اسلامی بنکاری کی نظریاتی بنیادوں اور عملی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجربات پر مشتمل اس جائزہ کو فوری طور پر شائع کر رہے ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرات جو اسلامی بنکاری کی عملی مشکلات کو سمجھنے کی خواہش رکھتے ہیں ان کو اس جامع دستاویز سے ضروری رہنمائی مل سکے گی۔

ہم نے پاکستان کے مخصوص حالات کی روشنی میں مقالہ کے اس حصے کو حذف کر دیا ہے جس میں ۸۵-۱۹۸۱ء کے پاکستانی تجربات کا جزوی ذکر تھا۔ پاکستانی تجربہ پر مفصل اور سیر حاصل بحث کی ضرورت ہے اور اس پر ہمارے محترم دوست ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ایک تحقیقی مقالہ تیار کر رہے ہیں، جس میں اس تجربہ کے عام پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے گا۔ جزوی تصویر سے غلط فہمیوں کا اندیشہ تھا اس لیے چند پیراگراف حذف کیے گئے ہیں۔ البتہ جہاں مالیاتی وثیقوں کے بارے میں پاکستانی تجاویز اور تجربوں کا ذکر ہے اسے باقی رکھا گیا ہے۔ اس کی نظری اہمیت بھی ہے اور عملی افادیت بھی۔

آخر میں ضمیمہ کے طور پر ان بنکوں اور سرمایہ کاری کی کمپنیوں کی فہرست شامل کر دی گئی ہے جو اس وقت بلاسودی بنیاد پر دنیا کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد اب ۶۰ سے متجاوز ہے اور اگر ان اداروں کی شاخوں کو بھی شامل کر لیں تو یہ تعداد ۲۵۰ سے زیادہ ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ اپنی موجودہ شکل میں یہ جائزہ پاکستان میں طالبان حق کے لیے مفید معلومات کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

خورشید احمد

اسلام آباد

۱۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ		
تعارف	----------	۹
حرمت ربا	----------	۱۵
اسلامی بنکاری کی نظریاتی بنیادیں	----------	۱۹
اسلامی بنکاری کے ابتدائی تجربات	----------	۲۷
اسلامی بنکوں کے کاروباری اعمال	----------	۳۵
اسلامی بنکوں میں مالی وسائل کا استعمال	----------	۴۵
اسلامی بنکوں میں سرمایہ کاری کی بعض شکلیں	----------	۶۳
چند غلط فہمیوں کا ازالہ	----------	۷۱
ضمیمہ	----------	۷۷
حواشی	----------	۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱

تعارف

یوں تو مسلم ممالک اور مسلم معاشروں میں یہ خواہش عام طور پر ہمیشہ سے موجود رہی ہے کہ وہ اپنی سماجی و معاشرتی زندگی کی تنظیم، اپنے مالی معاملات کی تشکیل و تدوین اور اپنے رزق کا حصول ایسے طور پر کریں جو نہ صرف یہ کہ اسلامی شریعت کے احکام سے متصادم نہ ہو بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے عین اس کے مطابق ہو۔ لیکن چودھویں صدی ہجری کے اواخر اور پندرہویں صدی ہجری کے اوائل میں نہ صرف یہ کہ اس خواہش میں شدت پیدا ہوئی ہے بلکہ مختلف سطحوں پر اس کے عملی مظاہر بھی سامنے آئے ہیں۔ ان مظاہر میں سے ایک اہم مظہر مختلف مسلم ممالک اور بعض غیر مسلم ممالک میں اسلامی بنکوں کا ظہور ہے۔ اس قسم کے اداروں کے ظہور اور ان کی تشکیل کے پس پشت یہ جذبہ کار فرما ہے کہ امت مسلمہ کے سماجی، معاشرتی، بالخصوص اقتصادی اور مالی اعمال کی تنظیم و تدوین، حرمت ربا کے پیشِ نظر، غیر سودی بنیادوں پر کی جائے۔

مسلم دنیا پر مغربی سامراج کا تسلط

یہ کہنا چنداں مبالغہ نہ ہو گا کہ گزشتہ دو صدیوں کے دوران، اسلامی دنیا، فکر و عمل کی سطح پر عموماً اور سماجی و معاشرتی اداروں کی سطح پر خصوصاً مغربی افکار سے مغلوب رہی ہے۔ گزشتہ صدی عیسوی میں مغرب سے نمودار ہونے والی استعماری اور نو آبادیاتی طاقتوں نے اسلامی دنیا کے ایک بڑے حصے کو نہ صرف سیاسی اور معاشی طور پر اپنا تابع بنا رکھا تھا بلکہ اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلامی طرز زندگی کو بھی بڑی حد تک مسخ کر دینے کی شعوری کوششیں کی تھیں۔ نو آبادیاتی نظام اسلامی ممالک کی آزاد حکومتوں کو اپنا تابع فرمان بنا لینے کی حد تک ہی محدود نہ تھا بلکہ بیشتر مسلم ممالک میں سماجی اقتصادی، ثقافتی اور تہذیبی زندگی میں بھی در آیا تھا۔ استعماری حکومتیں اپنے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ صرف اپنا نظام حکومت ہی نہیں لائیں بلکہ انہوں نے انتظام و انصرام کے ایسے طریقے بھی اپنائے جو غیر معروف تھے۔ اسلامی قوانین کے بجائے جو شریعت الٰہی کے مطابق تھے، غیر ملکی قوانین نافذ کیے گئے، ایک اجنبی تعلیمی نظام نے تعلیمی اداروں پر اپنا قبضہ جمایا اور نئے نئے سماجی و معاشی ادارے وجود میں آ گئے جو مسلمانوں کو عزیز از جان اسلامی قدروں کے بجائے غیر ملکی اقدار پر منحصر تھے۔ ان اجنبی اور غیر معروف قانونی، انتظامی، تعلیمی، سماجی اور اقتصادی نظاموں نے ایک ایسے بالائی ڈھانچہ (Super Structure) کی تعمیر کی جو نو آبادیاتی اور استعماری حکومتوں کے لیے پشت بانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ گو کہ آج اسلامی ممالک میں طویل اور صبر آزما سیاسی جدوجہد کے نتیجہ میں نو آبادیاتی اور استعماری حکومتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ لیکن ان کا بنایا ہوا بالائی ڈھانچہ جوں کا توں موجود ہے۔ سیاسی محکومیت تو ختم ہو چکی ہے۔ لیکن معاشی اور تہذیبی استعماریت نہ صرف یہ کہ پوری طرح بہ سلامت موجود ہے بلکہ اس کی فتوحات میں روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس نو استعماریت (Neo Imperialism) نے عصر حاضر کے مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو مسخ کرنے میں، دوسرے عوامل سے کہیں بڑھ کر اپنا کردار ادا کیا ہے۔

اسلامی احیاء کی عالمگیر تحریک

موجودہ زمانے میں اسلامی ممالک میں اجتماعی زندگی کی تشکیل نو صرف اسلامی دائرے میں رہ کر ہی ممکن ہے کیونکہ اسلام صرف روایتی معنوں میں ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک مکمل نظام زندگی بھی ہے جو انسانی وجود کے مادی اور روحانی، انفرادی اور اجتماعی، دنیاوی اور اخروی، تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ انسان، اپنے پورے وجود کے ساتھ خدائے واحد کے سامنے سر بسجود ہو جائے اور اپنی مرضی کو غیر مشروط طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی مرضی کے تابع فرمان بنا دے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر اسلام نے انسان کے انفرادی اور اجتماعی طرز عمل کے لیے بعض ضابطے مقرر کر دیے ہیں۔ انفرادی سطح پر تزکیۂ نفس اور روحانی پاکیزگی کا حصول، اور اجتماعی سطح پر، ایسا اجتماعی نظام جو عدل مساوات اور تعاون کی بنیادوں پر قائم ہو، اس کا مقصد ہے۔

اسی پس منظر میں گزشتہ پندرہ برس کے دوران، مختلف ملکوں میں اسلامی بنکاری کے عروج کی قدر و قیمت کا تعین کیا جانا چاہیے۔ اسلامی بنکاری ان تبدیلیوں کا نقطۂ آغاز ہے جن کے ذریعہ موجودہ زمانے میں مالیاتی معاملات میں شرعی اصولوں کے تطبیق و اطلاق کا عمل شروع ہوتا ہے۔ گو کہ اسلامی بنک قائم کرنے کی بعض کوششیں تو اس صدی عیسوی کی چھٹی دہائی میں ہی شروع ہو چکی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں لیکن اسلامی بنکاری کا تصور اس سے بھی قدیم ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ صنعتی نظام میں بنکوں کی اہمیت اور اسلام میں حرمت سود کے پیش نظر، اسلامی مفکرین کی اس صدی کی ابتداء ہی سے یہ خواہش تھی کہ بنکاری کی ایسی کوئی صورت ہونا چاہیے کہ امت مسلمہ اس نظام کے فائدوں سے محروم نہ رہے اور وہ حرمت سود کا احترام بھی کر سکے۔ یہ خواہش صرف علماء فقہاء اور مفسرین تک ہی محدود نہ تھی بلکہ عامتہ المسلمین بھی اس میں شریک تھے تاہم اس کی کوئی عملی صورت نہ ہونے کے سبب بیشتر ماہرین اقتصادیات اور بنکار، غیر سودی بنکاری کے تصور کو قبول کرنے پر آمادہ نہ تھے بلکہ اکثر تو اس تصور کو ناقابل عمل قرار دیتے تھے۔

اسلامی بنکاری کا اجراء

اسلامی بنکاری تحریک کو اس وقت بہت تقویت پہنچی جب ۱۹۷۵ء (۱۳۹۵ھ) میں اسلامی ترقیاتی بنک کا قیام عمل میں آیا۔ یہ بنک ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ (دسمبر ۱۹۷۵ء) میں جدہ میں منعقدہ اسلامی ممالک کے وزرائے مالیات کی کانفرنس کے جاری کردہ اعلان کے نتیجہ میں، ایک بین الاقوامی اسلامی مالیاتی ادارے کے طور پر قائم کیا گیا۔ بنک کو قائم کرنے والے تاسیسی اعلانیہ کی شق نمبر ۱ کی رو سے، اسلامی ترقیاتی بنک کا مقصد "مسلم ممالک اور مسلم معاشروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر شریعت کے اصولوں سے مطابقت رکھتے ہوئے اقتصادی ترقی اور معاشرتی ارتقاء کو فروغ دینا ہے" بنک کے موجودہ ممبر ممالک کی تعداد ۴۵ ہے یعنی اس وقت تک دنیا کے تمام مسلم ممالک اس بنک کے ممبر بن چکے ہیں۔ بنک کا ممبر ہونے کے لیے اسلامی کانفرنس تنظیم کا ممبر ہونا ضروری ہے۔ بنک کا منظور شدہ سرمایہ بیس ارب اسلامی دینار ہے جو موجودہ شرح تبادلہ کے مطابق دو بلین امریکی ڈالر سے کچھ زیادہ ہے۔ اسلامی دینار کو اسلامی ترقیاتی بنک میں حساب کتاب کی اکائی کے طور پر اختیار کیا گیا ہے اور اس کی قدر بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (I.M.F) میں استعمال ہونے والی لین دین کے خصوصی استحقاق، کی ایک اکائی کے برابر رکھی گئی ہے۔

اسلامی ترقیاتی بنک کے قیام کو مسلمانوں کی موجودہ تاریخ میں ایک اہم واقعہ شمار کیا جانا چاہیے۔ ہم عصر تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ایک بین الاقوامی مالیاتی ادارے نے اپنے اعمال کو شریعت کے مطابق انجام دینے کا عہد کیا۔ چنانچہ اسلامی ترقیاتی بنک، اپنے مالیاتی اعمال غیر سودی بنیاد پر انجام دیتا ہے۔ سود کے بجائے بنک کو اس بات کا حق دیا گیا ہے کہ اپنے قرضوں پر حق خدمت (Service charge) وصول کر سکے۔ چنانچہ اتفاقیہ تاسیس کی شق (۳) ۲۰ بنک کو اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظامی اخراجات پورے کرنے کے لیے حق خدمت وصول کرنے کا مجاز کرتی ہے۔ مزید براں، بنک کی ایک سرکاری دستاویز میں کہا گیا ہے کہ "بنک" اپنے تمام مالیاتی اعمال، نیز دوسرے تمام افعال، واضح اور غیر مشکوک طور پر شریعت کے اصولوں کے مطابق انجام دینے کا پابند ہے [۲]۔

اسلامی ترقیاتی بنک کے قیام کے بعد دنیا کے مختلف حصوں میں بہت سے اسلامی بنکوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس وقت مسلم ممالک، اور بعض غیر مسلم ممالک میں پچاس سے زائد اسلامی بنک کام کر رہے ہیں۔ یہ بنک بھی شعبہ میں ہیں۔ اسلامی ترقیاتی بنک تو خیر ایک بین الاقوامی مالیاتی ادارہ ہے۔ لیکن عوامی یا ریاستی زمرہ کار میں بھی اسلامی بنک کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایران اور سوڈان نے بنکاری کے قوانین میں ترمیم کے ذریعہ اپنے اپنے نظام بنکاری کی اسلامی خطوط پر تشکیل جدید کرنے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ اب اسلامی بنکاری کو محض خام خیالی یا ناقابلِ عمل منصوبہ قرار دینا قرین انصاف نہ ہوگا۔ اسلامی بنکاری تو ایک حقیقت کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہاں تک کہ مغربی دنیا بھی اسلامی بنکاری کے امکانات کا جائزہ لینے پر اپنے آپ کو مجبور پاتی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (I.M.F) نے ایک مستقل مقالہ اس موضوع پر شائع کیا ہے جس میں ایران اور پاکستان میں اسلامی بنکاری کے ہونے والے تجربوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے مجلہ "آئی ایم ایف سٹاف پیپرز" میں اسلامی بنکاری کے مختلف جائزوں پر مشتمل علمی مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں [۳]۔ مختلف مغربی یونیورسٹیوں اور بنکاری و اقتصادیات سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں اسلامی بنکاری کے موضوعات پر سیمینار منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ امریکہ اور انگلینڈ کی مشہور دانش گاہوں نے پی ایچ ڈی کے لیے اسلامی بنکاری کے موضوعات کو قبول کرنا شروع کر دیا ہے اور کئی مقالوں پر تو منظوری کے بعد ڈگریاں بھی عطا کی جا چکی ہیں۔

اس ساری ہما ہمی کا نتیجہ یہ ہے کہ مختلف حلقوں میں اسلامی بنکاری سے متعلق دلچسپی نہ صرف پیدا ہوئی ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ اسلامی بنکاری کیا ہے؟ موجودہ تجارتی بنکاری سے یہ کس طرح مختلف ہے؟ اسلامی بنکاری نظام کس طرح کام کرتا ہے؟ کیا واقعی یہ نظام سودی عناصر سے پاک ہے، جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے۔ یہ سوالات صرف غیر مسلم دانشوروں کی جانب سے ہی نہیں اٹھائے جاتے بلکہ بہت سے مسلم دانشور بھی ان معاملات کے بارے میں صاف ذہن نہیں رکھتے اور شکوک و شبہات کا شکار ہیں۔ دوسری جانب خود عامۃ المسلمین کا بھی حق ہے کہ انہیں اسلامی بنکاری کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی جائیں کیونکہ بہر حال یہ عام مسلمان ہی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن پر اسلامی بنکاری کی کامیابی کا دارومدار ہے۔ عامۃ الناس کبھی کبھی خوش اعتقادی کی بنا پر بعض خوش فہمیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس کی ضرورت بھی ہے کہ یہ بتایا جائے کہ اسلامی بنکاری کیا کر سکتی ہے اور کیا نہیں کر سکتی۔

موجودہ مطالعہ کا دائرہ

اس مطالعہ کا مقصد یہ ہے کہ اردو داں طبقہ کو ان تبدیلیوں سے روشناس کرایا جائے جو اسلامی بنکاری کے میدان میں ہو رہی ہیں۔ اس مقالے کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں حرمت ربا کی وضاحت کی گئی ہے۔ تیسرے حصہ میں اسلامی بنکاری کی نظریاتی بنیادوں کا ایک مختصر جائزہ لیا گیا ہے چوتھا حصہ اسلامی بنکاری کے ارتقاء کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ پانچویں حصہ میں اسلامی بنکاری میں استعمال کیے جانے والے بنکاری کے طریقوں کی تشریح قدرے تفصیل سے پیش کی گئی ہے۔ آخری حصہ میں اسلامی بنکاری سے متعلق بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش کی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

حرمتِ ربا

یہ تو ایک بدیہی حقیقت ہے کہ اسلامی بنکاری کا بنیادی جواز حرمت ربا ہے۔ اس حقیقت سے تو ایک عام مسلمان بھی واقف ہے کہ اسلام میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح سود کا لینا اور دینا دونوں ممنوع ہیں۔ قرآن پاک میں سود کے لیے عربی کا لفظ "ربا" استعمال کیا گیا ہے۔ گو کہ ربا کے لفظی معنی زیادتی یا بڑھوتری کے ہیں۔ لیکن بعض مترجمین نے ربا کا ترجمہ انگریزی لفظ Usury سے کیا ہے [۴]۔ جس میں شرح سود کے قانونی شرح سے زائد ہونے یا نامناسب شرح سود کا مفہوم بھی موجود ہے۔ حالانکہ عربی زبان میں ربا کا لفظ ان ہی معنوں میں مستعمل ہے جن معنوں میں اردو کا لفظ سود استعمال کیا جاتا ہے یعنی زیادتی خواہ وہ کتنی بھی ہو۔ [۵]

قرآن اور سنت سے حرمت

حرمت ربا، قرآن پاک اور احادیث کی رو سے قطعاً ثابت ہے، سورہ روم کی آیت ۳۹ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۷۸ اور ۲۷۹ اور سورہ آل عمران میں ربا کی حرمت کا اعلان کیا گیا ہے۔ اسی طرح متعدد احادیث ایسی ہیں جن میں ربا کے حرام ہونے اور اس کا مرتکب ہونے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

بخاری و مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-

اجتنبوا السبع الموبقات: قالوا: وماھُن یا رسول اللہ قال: الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو۔ (لوگوں نے) پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ (وہ سات چیزیں) کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الابالحق واکل الربا و اکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المومنات [6]

ہیں؟ فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، کسی انسان کا حق کے سوا قتل کرنا جسے اللہ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، لڑائی کے دن پیٹھ دکھانا، اور آزاد بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانا"۔

امام بخاری، مسلم، امام احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے جابر بن عبداللہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لعن اللہ اکل الربا، و مؤکلہ وشاھدیہ وکاتبہ[8]

سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے دونوں گواہی دینے والے اور لکھنے والے پر اللہ کی لعنت۔

فقہاء نے ربا کی دو قسمیں بیان کی ہیں:-

۱- ربا النسیۂ
۲- ربا الفضل

ربا النسیۂ جاہلیت کے زمانہ میں عرب میں معروف تھا۔ اس کو ربا الدیون بھی کہتے ہیں۔ سید سابق اس قسم کے ربا کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ھوالزیادۃ المشروطۃ التی یاخذھا الدائن من المدین نظیر التاجیل [9]

ربا النسیۂ وہ مشروط زیادتی ہے جو لین دار دین دار سے وقت دینے کے لیے وصول کرتا ہے۔

ربا النسیئہ یا ربا الدیون دو صورتوں میں وجود میں آسکتا ہے پہلی صورت تو یہ ہے کہ قرض کی اصل رقم کے اوپر ایک زیادتی، (Excess) قرض دینے کی بنیادی شرط کے طور پر عائد کی جائے۔ اس صورت میں اس کو ربا الدیون کہا جا سکتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اگر دین دار وقت پر قرض نہ لوٹائے تو اصل پر کچھ مزید رقم وصول کی جائے، اس طرح مزید رقم کے بدلے میں زیادہ وقت یا ادائیگی کے لیے مزید مہلت دی جائے۔ اگر قرض دار پھر بھی ادا نہ کر سکے تو زیادتی کو مزید بڑھا دیا جائے۔ اس قسم کے ربا کی حرمت کتاب اور سنت دونوں سے ثابت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربا کی دوسری قسم ربا الفضل ہے جس کو ربا البیع بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کا ربا عام طور پر تجارت کے ذریعہ ظہور میں آتا ہے۔ عرب میں زمانۂ جاہلیت میں اس قسم کا ربا بھی موجود تھا۔ جس کو نبی کریم ﷺ نے ممنوع قرار دیا۔ اس قسم کے ربا کی حرمت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے۔

ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والملح بالملح مثلا بمثل يدا بيد فمن زاد او استزاد فقد اربى الآخذ و المعطى سواء (احمد، بخاری) ۱۰	سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گیہوں کے بدلے گیہوں اور نمک کے بدلے نمک۔ جب کہ دونوں چیزیں ایک جیسی ہوں۔ ہاتھوں ہاتھ۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ مانگا، اس نے ربا (اختیار) کیا۔ لینے والا اور دینے والا برابر (کے گناہ گار)

علمائے عصر کا فتویٰ

موجودہ دور کے بینکوں کے سود کے بارے میں اسلامی فقہ کے ماہرین اور علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ ربا کی ہی ایک شکل ہے۔ فقہ المعاملات کے ایک معاصر سوڈانی ماہر لکھتے ہیں "بنکوں کے ذریعے لیا، اور دیا جانے والا سود ایک ضروری شرط کے مطابق معاہدے میں شامل زیادتی ہے، جو ربا کی ان دو قسموں میں سے ایک کے مماثل ہے جن کی تحریم شریعت میں کی گئی ہے"۱۱۔"

یہ کوئی نئی رائے نہیں ہے بلکہ جب سے تجارتی بنکوں کا ظہور ہوا ہے، اسلامی فقہ کے ماہرین کی سوچی سمجھی رائے یہی ہے۔ چنانچہ فقہاء کے سواد اعظم کی اسی روایت کی پیروی کرتے ہوئے اسلامی کانفرنس تنظیم کی قائم کردہ اسلامی فقہ اکیڈمی نے اپنے دوسرے اجلاس میں جو جدہ میں ۱۰ تا ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء کو منعقد ہوا۔ ایک بار پھر اسی رائے کا اعادہ ان الفاظ میں کیا:-

" کسی قرض کے اوپر نافذ کیا جانے والا فائدہ یا زیادتی، خواہ یہ اس قرض کی مدت پوری ہونے پر ہو جبکہ دین دار، ادائیگی کے ناقابل ہو، اور مدت میں اضافہ کے لیے زیادتی اختیار کی گئی ہو یا قرض کی ابتداء میں ہی زیادتی قرض کے معاہدے میں شامل کر دی گئی ہو دونوں ربا کی ہی شکلیں ہیں۔ جن کو شریعت میں ممنوع قرار دیا گیا ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

اسلامی بنکاری کی نظریاتی بنیادیں

نظام بنکاری کے اسلامی طور پر جائز ہونے کے لیے اسے ربا (سود) سے پاک ہونا چاہیے۔ اس موضوع پر مسلم ماہرین اقتصادیات کا لکھا ہوا خاصا لٹریچر دستیاب ہے۔ اس لٹریچر کا اصل محرک اس امر پر روشنی ڈالتا ہے اگر سودی لین دین کو قانوناً ممنوع قرار دے دیا جائے تو مالیاتی اور بنکاری نظام کس نہج پر مرتب کیا جا سکے گا۔

قرض حسن

موجودہ تجارتی بنکاری کی بنیاد اس مفروضہ پر ہے کہ ایک جانب کھاتہ داروں (Depositors) اور بنک اور دوسری جانب قرض داروں (Borrowers) اور بنک کے درمیان تعلق، لین دین اور دین دار کا تعلق ہے۔ اس نظام میں سود کو ساکھ (یا ادھار) کی قیمت تصور کیا جاتا ہے۔ جو زر کی متبادل لاگت کو ظاہر کرتا ہے۔ قرض کے بارے میں اسلامی تصور یہ ہے کہ قرض کسی ناگہانی آفت کا مقابلہ کرنے کے لیے بلا کسی قیمت کے دیا جانا چاہیے اور قرض خواہ (Creditor) کو قرض دار (Debtor) کی مالی مجبوریوں سے کوئی معاشی یا مالی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے۔ اگر روپیہ سود کی بنیاد پر ادھار دیا جاتا ہے تو بیشتر صورتوں میں اس کا نتیجہ کسی نہ کسی ناانصافی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اس طرح کے معاملات میں اسلام کا اصول ہے:

لا تَظلِمُونَ ولا تُظلمُونَ "نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے" ۱۳
(البقرہ: ۲۷۹)

چنانچہ اسلامی بنکاری کا قیام لین دار دین دار کے اصول پر نہیں کیا جا سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفع میں شرکت کا اصول

مالی معاملات کے سلسلے میں ایک اسلامی اصول یہ بھی ہے کہ آمدنی کا حاصل کرنے والا اپنی جانب سے یا تو جسمانی کوشش کرے یا اپنے مال کو خطرے میں ڈالے، جس طرح مزدور کو اس وقت تک کوئی اجرت نہیں دی جاتی جب تک وہ کام نہ کرے، اسی طرح سرمایہ دار کو بھی اس وقت تک کوئی معاوضہ نہیں ملنا چاہیے جب تک وہ تجارت میں پیش آنے والے خطرے کا سامنا نہیں کر لیتا۔

مضاربت

اس طرح اسلامی بنیاد پر مالیاتی ادارے ان دو اصولوں کی روشنی میں قائم کیے جا سکتے ہیں۔ اسلامی تناظر میں مالیاتی معاملات کی بنیاد حصہ داری (Participation) کے اصول پر ہو گی۔ چنانچہ مسلم ماہرین معاشیات کی تجویز ہے کہ غیر سودی بنکاری کی بنیاد منافع میں شرکت، یا مضاربت کے اصول پر کی جائے۔[۱۴] مضاربت کے اصول کی وضاحت ایک آسان مثال کے ذریعہ بخوبی کی جا سکتی ہے۔ فرض کیجیے کہ دو شخص ہیں جن میں سے ایک کے پاس سرمایہ ہے لیکن اس کو تجارت کے بارے میں کوئی خصوصی مہارت نہیں ہے جبکہ دوسرے شخص کے پاس سرمایہ نہیں ہے لیکن اس کو تجارت کے طریقوں کا علم ہے۔ اب یہ دو شخص مندرجہ ذیل دو طریقوں میں سے کسی ایک کو اپنا سکتے ہیں:

(الف) تاجر جس کے پاس مال نہیں ہے صاحبِ مال سے ایک مقررہ مدت کے لیے روپیہ قرض پر حاصل کر کے اپنی تجارت میں لگائے۔ اس صورت میں صاحب مال کو مقرر شدہ مدت کے بعد اپنی اصل رقم واپس مل جائے گی اور اس کے ساتھ ہی ایک مخصوص شرح پر کچھ زیادہ رقم بھی دی جائے گی جو اس بات کا معاوضہ ہو گی کہ صاحب مال نے اس مدت کے دوران اپنی نقدی (liquidity) سے محروم ہونا پسند کیا۔ یہ قرضہ کی بنیاد پر کی جانے والی سرمایہ کاری (Debt Financing) ہے۔ اس قسم کے معاہدات میں اصل رقم اور سود کی ادائیگی کے لیے قرض خواہ کا مطالبہ، اس مدت کے ختم ہونے کے بعد ہی مؤثر ہوتا ہے۔ یہ مطالبات اس حقیقت سے قطع نظر ہیں کہ تاجر کو صاحب مال سے لی گئی رقوم کے استعمال سے فائدہ ہوا ہے یا نہیں، نقصان کی صورت میں بھی تاجر کو اصل رقم اور سود کی پوری رقم بھرنی ہو گی خواہ وہ ایسا کہیں سے بھی کرے۔ اسلام اسی قسم کے معاملات کو غیر منصفانہ قرار دیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دونوں شخص لین دار اور دین دار کا تعلق قائم کرنے کے بجائے ایک دوسرے سے حصہ داری یا شراکت کی بنیاد پر تعاون کریں۔ ایسی صورت میں یہ دونوں شخص ایک ایسا معاہدہ کریں گے جس میں ایک شخص سرمایہ فراہم کرے گا اور دوسرا تجارت کے بارے میں اپنی صلاحیت اور محنت مہیا کرے گا۔ صاحب المال تجارت کی دن بدن نگرانی کرنے کا مجاز ہوگا لیکن اس کو اس بات کا حق ہوگا کہ اپنے مال کے صحیح ترین استعمال کے لیے مناسب شرطیں عائد کرے۔ معاہدے کی مدت ختم ہونے کے بعد صاحب المال، اپنے پورے مال کے ساتھ نفع میں سے ایک حصہ کا حقدار ہوگا جس کی نسبت پہلے سے طے شدہ ہو۔

نفع میں شرکت کا تناسب فریقین کی باہمی رضامندی سے منصوبہ (Project) کی ابتدا سے قبل ہی طے ہونا چاہیے اور اس کو معاہدے کی ایک اہم شق سمجھا جانا چاہیے۔ نقصان ہونے کی صورت میں صاحب مال پورا نقصان اٹھائے گا اور اس کی اصل رقم (راس المال) نقصان کے تناسب سے گھٹ جائے گی۔ فی الحقیقت یہ نقصان کا امکان ہی ہے جو صاحب مال کو نفع میں شرکت کا حقدار بناتا ہے یہ مضاربت کا اصول ہے۔

مضاربت کی تشریع سنت سے ثابت ہے۔ روایت کی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے دوران اہل مدینہ مضاربت کرتے تھے اور اسے قراض یا مقارضہ کہتے تھے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ اگر اس معاہدے میں کوئی بات قابلِ اعتراض ہوتی تو ظاہر ہے آپ ﷺ ضرور اس کی اصلاح فرما دیتے۔

اس بات کا تذکرہ کیا جا چکا ہے کہ سود کی بنیاد پر لین دار اور دین دار کا تعلق اسلامی نقطۂ نظر سے انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ کیونکہ سودی نظام، قرض دار کے مقابلے میں قرض خواہ کو زیادہ ترجیح دیتا ہے۔ اس کے برعکس، نظام مضاربت، انصاف پر مبنی ہے کیونکہ اس نظام میں معاہدے کے دونوں فریقوں کو یکساں اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ مضاربت کے نظام کو سودی نظام پر فوقیت کم از کم تین وجہوں سے حاصل ہے۔

اولاً دونوں فریقوں کو نفع میں شرکت کا تناسب مقرر کرنے کا یکساں اختیار حاصل ہے۔

ثانیاً، نقصان کی صورت میں بھی دونوں فریقوں کو یکساں حیثیت حاصل ہے۔ اگر نقصان کی صورت میں ایک طرف صاحب مال کو اپنے راس المال میں کمی برداشت کرنا پڑتی ہے دوسری طرف عامل اپنی محنت، اپنے وقت اور اپنی کوششوں کی اجرت پانے سے محروم رہ جاتا ہے۔

ثالثاً معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں بھی فریقین سے یکساں برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامل معاہدے کی شرطوں کی خلاف ورزی کرتا ہے، یا وہ کاروبار میں غفلت یا بد انتظامی یا کسی اور وجہ سے خسارے کا باعث ہوتا ہے تو اس کو صاحب مال کو پوری رقم ادا کرنا ہوگا اور اگر صاحب مال کسی شرط کی خلاف ورزی کرتا ہے مثلاً وہ معاہدے کے مطابق رقم کی ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے یا وقت سے پہلے رقم کاروبار میں سے نکال لیتا ہے یا پوری رقم نہیں دیتا وغیرہ تو عامل کو اتنی رقم ادا کرنی ہوگی جو عامل ایسے ہی کسی کام کے ذریعہ کما سکتا تھا۔

دو سطحی مضاربت

ماہرین کا خیال یہ ہے کہ اسلامی نظام بنکاری کی تنظیم میں المضارب یضارب (مضارب بھی مضاربت کر سکتا ہے) یا مضاربت در مضاربت کا اصول کام میں لایا جا سکتا ہے۔ "المضارب یضارب" یا "مضاربت در مضاربت" کو دو سطحی مضاربت بھی کہا جا سکتا ہے۔ مضاربت کی پہلی سطح کھاتہ داروں اور بنک کے درمیان ہوتی ہے۔ اس معاہدے میں کھاتہ دار رب المال ہے اور بنک عامل، معاہدے کے تحت کھاتہ دار بنک کے سرمایہ کاری کھاتہ (Investment account) میں اپنی رقم جمع کراتے ہیں اور بنک اس کو استعمال کرتا ہے۔

مضاربت کی دوسری سطح بنک اور کار اندازوں (Entrepreneurs) کے درمیان ہوگی جو بنک سے اس شرط پر سرمایہ طلب کریں گے کہ کاروبار سے ہونے والا منافع ان کے اور بنک کے درمیان، پہلے سے طے شدہ نسبت کے مطابق تقسیم ہوگا لیکن اگر نقصان ہوا، تو پورا نقصان بنک برداشت کرے گا۔ اس بار بنک رب المال ہوگا اور کار انداز عامل۔ اگر کسی کاروبار میں ایک سے زیادہ سرمایہ کار ہوں تو نفع میں شرکت پہلے سے طے شدہ تناسب سے ہوگی۔ لیکن نقصان میں شرکت اس تناسب میں ہوگی جس تناسب میں مختلف سرمایہ کاروں نے سرمایہ لگایا ہے۔ یہ سرمایہ کاری شرکت کے اصول پر بھی ہو سکتی ہے جس میں مختلف سرمایہ کاروں کو کاروبار میں عملی شرکت کا حق بھی حاصل ہوتا ہے۔

غیر سودی نظام بنکاری میں مضاربت کی بنیاد پر مالی نظام مرتب کیا جا سکتا ہے۔ اس نظام میں قرض خواہوں کو پہلے سے طے شدہ سود نہیں ملے گا۔ بلکہ اس کی جگہ وہ کاروبار کی خطر اندازی میں شرکت کریں گے اور نفع میں ایک حصہ کے حقدار ہوں گے۔ اس طرح اسلامی بنک کاری میں سرمایہ کی لاگت (Cost of Capital) صفر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ بعض لوگ غلطی سے سمجھتے ہیں۔ اس ضمن میں سودی اور غیر سودی بنکاری میں صرف اتنا فرق ہے کہ سودی نظام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سرمایہ کی لاگت، سرمایہ پر دیا جانے والا سود ہے (جس کو شرح فی صد کے اعتبار سے بھی ظاہر کیا جاتا ہے) غیر سودی نظام میں باہر سے یا مالی اداروں سے حاصل کیے جانے والے سرمایہ کی لاگت نفع کا وہ حصہ ہوگا جو یہ سرمایہ حاصل کرنے کے لیے دیا جائے گا۔ سود کی طرح اس رقم کو بھی کل رقم (Absolute amount) یا شرح کی شکل میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ اس موضوع پر تحقیق کرنے والے بعض ماہرین اقتصادیات نے تو یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ نفع میں شرکت کا تناسب غیر سودی نظام بنکاری میں وہ تمام وظائف (Functions) انجام دے سکتا ہے جو سودی نظام میں شرح سود کے ذریعہ انجام دیے جاتے ہیں۔

اسلامی بنکاری: تصور اور عملی ارتقاء

ان حقیقتوں کے پیشِ نظر کہ سود کی حرمت کے اسلامی احکام تو چودہ سو برس پہلے ہی نازل ہو چکے تھے لیکن اسلامی بنکاری کا آغاز اور عروج گزشتہ پندرہ سال کے عرصہ میں ہی ہوا ہے۔ بعض حلقوں کی جانب سے یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ آخر اسلامی دنیا کو سودی نظام بنکاری کا متبادل تلاش کرنے میں اتنا وقت کیوں لگا؟

اس سوال کا مناسب اور تشفی بخش جواب تلاش کرنے کے لیے بعض تاریخی حالات اور اسباب و علل کی مدد لینی پڑے گی۔ اسلامی بنکوں کے ظہور کی اہمیت کو ذہن میں پوری طرح جاگزیں کرنے کے لیے ہمیں سودی نظام بنکاری کے تاریخی ارتقاء اور مسلم ممالک میں اس کے رول کا جائزہ بھی لینا ہوگا کیونکہ اسلامی بنکاری کی حقیقت و اہمیت کو تجارتی نظام بنکاری کے ارتقاء کے تناظر میں ہی پوری طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

خود مغربی دنیا میں بھی تجارتی بنکوں کی تاریخ کچھ زیادہ قدیم نہیں ہے۔ مغربی دنیا میں تجارتی بنکاری کے نظام کا ظہور اور اس کی ترقی، گزشتہ دو اڑھائی صدیوں میں صنعتی تہذیب کے عروج کے ساتھ ساتھ ہوئی ہے۔ صنعتی انقلاب کے نتیجہ میں تاجروں صنعت کاروں اور صانعین کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا جو اپنے کاروبار کو وسعت دینا چاہتے تھے اور مختلف اشیاء کی پیداوار کے لیے کارخانے قائم کرنا چاہتے تھے۔ لیکن خود ان کے ذاتی مالی وسائل اس کام کے لیے کافی نہ تھے۔ اس لیے کسی ایسے طریقے کی ضرورت تھی جس کے ذریعہ انہیں ان لوگوں کے مالی وسائل پر تصرف کا موقع حاصل ہو سکے۔ جن کے پاس وسائل تو تھے لیکن وہ اس کے پیداواری (Productive) استعمال سے قاصر تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح مالیاتی ثالثی (financial intermediation) کی ضروریات نے تجارتی نظام بنکاری کو جنم دیا جو اپنے روز افزوں فروغ کے باعث جلد ہی جدید صنعتی اور مالیاتی نظام کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر گیا۔ چنانچہ فی زمانہ ایک کارگزار (Efficient) مؤثر اور فعال نظام بنکاری، کارگزار معاشی تنظیم کی پہلی شرط بن چکا ہے۔ معاشی تنظیم اور مالیاتی ثالثی کے میدانوں میں یہ تمام انقلاب آفریں تبدیلیاں مغربی تہذیب کی روایت کے پس منظر میں ہوئیں۔ جس نے اپنی ابتداء میں ہی مسیحیت کے ان تصورات سے اپنا دامن چھڑا لیا تھا جن کے تحت معاشی اور تجارتی روابط کو بھی اخلاقی اور مذہبی نظام کا پابند ہونا تھا۔

کیا بنک کا سود بھی ربا ہے؟

جب استعماریت اور نو آبادیاتی نظام کے نتیجہ میں اسلامی دنیا، صنعتیت (Industrialisation) اور اس کے ملحقہ اداروں، بشمول تجارتی بنکاری کے نظام سے متعارف ہوئی تو اس کے سامنے دو متبادل راستے تھے۔

(الف) تجارتی نظام بنکاری اور اس کے ملحقات کو جوں کا توں قبول کر لیا جائے۔ اس عمل کی بنیاد اس دلیل پر ہوتی کہ تجارتی بنکوں کے سود میں وہ اجزا شامل نہیں ہیں جن کو اسلام نے ربا کے نام سے حرام قرار دیا ہے، اس طرح بنکوں کا سود ربا کی تعریف سے خارج ہو جاتا اور مسلمان کسی قسم ذہنی تحفظ کے بغیر، کھلے دل سے تجارتی بنک کاری کو قبول کر لیتے۔

(ب) دوسرا راستہ یہ تھا کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ بنکوں کا سود بھی ربا کی تعریف میں داخل ہے۔ اس صورت میں مالیاتی ثالثی اور نظام بنکاری کی ناگزیریت کے پیش نظر ایک ایسا نظام بنکاری وضع کرنے کی کوشش کی جاتی جو شریعت اسلامی کے احکامات سے متصادم نہ ہوتا۔

یہ بات بھی ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ متبادل اس وقت اتنے واضح اور روشن نہ تھے جتنے اب وہ بادی النظر میں معلوم ہوتے ہیں۔ مختلف عوامل کے باعث ان متبادل راستوں کے درمیان خطِ امتیاز کھینچنا مشکل تھا۔ اول تو یہ کہ نو آبادیاتی دور میں بیشتر اسلامی ممالک کی معیشتیں نو آبادیاتی طاقتوں کے قبضۂ اختیار میں تھیں اور مسلمانوں کو اپنے ممالک کے لیے سیاسی اور معاشی نظام اختیار کرنے کے چنداں حقوق حاصل نہ تھے وہ سماجی اور معاشی ادارے جو اسلامی ممالک میں صدیوں سے کام کر رہے تھے۔ جیسے شرعی عدالتیں، اوقاف وغیرہ، یا تو غیر مؤثر اور مجہول بنا دیے گئے یا یکسر تباہ و برباد کر دیے گئے۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ مغرب سے درآمد شدہ اداروں سے ہی کام لیں، گو کہ ان میں سے بعض اداروں کے خلاف، اخلاقی بنیادوں پر ان کے ذہنی تحفظات شدید تر تھے۔

اسی دور میں مغربی افکار اور اسلام کے درمیان ہم آہنگی ظاہر کرنے کا مزاج بھی ابھرا۔ چنانچہ انیسویں صدی میں بعض اسلامی ممالک خاص طور پر مصر، ہندوستان اور انڈونیشیا میں بعض علماء نے حرمت ربا اور تجارتی بنکاری کے درمیان ہم آہنگی ظاہر کرنے کی شعوری کوشش کی۔ انہوں نے یہ دلیل دی کہ حرمت ربا کا اطلاق صرف ان قرضوں پر ہوتا ہے جو افراد کی طرف سے نامناسب شرح سود (Usurious Loans) پر دیئے جائیں۔ تجارتی بنکوں کے اعمال پر حرمت ربا کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ان لوگوں نے یہ ثابت کرنے کی بھی کوشش کی کہ ربا، جس کی حرمت اور مذمت قرآن میں نازل ہوئی ہے کچھ اور چیز ہے اور تجارتی بنکوں کا سود ربا کی تعریف میں نہیں آتا۔ بعض فضلاء نے یہ توجیہ کرنے کی کوشش کی کہ حرمت ربا کی حکمت یہ ہے کہ جب قرض، سودی بنیادوں پر مقاصد صرف (Consumption purposes) کے لیے دیا جاتا ہے تو اس میں پائے جانے والے ظلم اور استحصال کا سد باب کیا جائے۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق چونکہ تجارتی بنکوں کا سود، عام طور پر پیداواری قرضوں (Productive Loans) پر عائد کیا جاتا ہے، اس لیے اس میں ظلم و استحصال کے عناصر نہیں پائے جاتے، اس پہلو سے پیداواری قرضوں کا سود ربا کے ضمن میں نہیں آئے گا۔

ان نقطۂ ہائے نظر کے حامیوں نے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ قرآن کریم قرض کے راس المال کے اوپر کسی زیادتی کو ربا قرار دیتا ہے اور واضح طور پر اعلان کرتا ہے کہ قرض خواہ صرف اپنے راس المال (Principal amount) کے حقدار ہیں۔

یأ ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوٰا ان کنتم مؤمنین ○ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رءوس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون ○ البقرہ: ۲۷۹ ۲۷۸

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اب تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اسلام میں قرض برائے صرف اور قرض برائے پیداوار میں بھی کوئی تفریق نہیں کی جاتی۔ حرمت ربا کا اطلاق دونوں قسم کے قرضوں پر مساوی طور پر ہوتا ہے۔ قطع نظر اس مقصد کے جس کی خاطر قرض لیا گیا ہے۔

یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس نقطہ نظر کو اپنانے والے، بہت ہی چھوٹی اقلیت سے تعلق رکھتے تھے۔ مسلم علماء اور فقہاء کا سواد اعظم اس طرز فکر سے کبھی مکمل طور پر متفق نہ ہو سکا۔ نہ صرف علماء اور فقہاء بلکہ عامتہ المسلمین کو بھی ان نقطہ ہائے نظر کی صحت کے بارے میں سخت شکوک رہے ہیں۔ عام طور پر مسلمانوں کا اعتقاد اور فقہاء کا فیصلہ یہی ہے کہ بنکوں کا سود ربا کی تعریف میں داخل ہے اور فی نفسہ حرام ہے۔ ان تحفظات کا نتیجہ یہ ہوا کہ تجارتی بنکاری کا نظام اسلامی ممالک میں کبھی اس درجہ مقبولیت کو نہ پہنچ سکا جو اسے مغربی اور یہاں تک کہ بعض غیر مسلم ایشیائی ممالک میں بھی حاصل ہو گیا۔ اس کی مزید تائید اس شہادت سے ہوسکتی ہے کہ آج بھی مسلم ممالک میں تجارتی نظام بنکاری محض شہروں تک ہی محدود ہے جہاں مغربی طرز زندگی، مغربی طرز فکر، نیز مغربی تہذیب و ثقافت نے اپنے پیر جما لیے ہیں۔ شہروں میں بھی مسلم عوام کا ایک معتد بہ حصہ، حرمت ربا کے احکام کے احترام میں، اخلاقی اور مذہبی اسباب کی بنا پر تجارتی بنکوں سے استفادہ سے گریز کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ان لوگوں میں بھی، جو طوعاً و کرہاً حالات کے جبر کے تحت، یا اسلامی بنکاری اداروں کے فقدان کے باعث، تجارتی بنکوں سے لین دین کرتے ہیں۔ کم از کم اس کو دل میں برا خیال کرتے ہیں اور اپنے اس عمل کو اسلامی احکام کی خلاف ورزی تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے کھاتوں سے ملنے والے سود کا استعمال نہیں کرتے۔ یا تو اس کو بنک میں ہی چھوڑ دیتے ہیں یا کسی ایسے شخص کو دے دیتے ہیں جسے وہ اس کا مستحق تصور کرتے ہیں۔

زمانہ حال میں دوسرے متبادل کی تلاش کو یعنی ایسی بنیادوں پر نظام بنکاری کی تشکیل کو جو شرعی احکام سے متصادم نہ ہو، زیادہ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے گو کہ غیر سودی بنیادوں پر بنکوں کے قیام کا تصور کسی نہ کسی شکل میں ۱۹۴۰ء کی دہائی سے ہی موجود رہا ہے۔ لیکن اس وقت کسی اسلامی بنک کے واقعی قیام کے لیے حالات سازگار نہ تھے۔ کیونکہ اس وقت تک غیر سودی بنکاری کی تکنیکی تفصیلات اور اس کے عمل کے تفصیلی خاکے واضح نہ تھے اور نہ ہی ماہرین اقتصادیات اور بنکاروں نے اس جانب کماحقہ توجہ دی تھی۔ اس طرح اسلامی بنکاری کے نظریہ میں کسی قابل لحاظ پیش رفت کی عدم موجودگی میں، غیر سودی تجارتی بنک کا قیام ایک طویل عرصے تک محض ایک خواب پریشاں کی حیثیت اختیار کیے رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴

اسلامی بنکاری کے ابتدائی تجربات

اسلامی بنکاری کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا پہلا تجربہ مصر کے ایک چھوٹے سے قصبے میں جس کا نام مت غمر تھا، ۱۹۶۳ء سے لے کر ۱۹۶۷ء تک کیا گیا۔

مت غمر (مصر) کا تجربہ

اس تجربہ میں اسلامی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے جرمنی کے مشہور بچت بنکوں، اور دیہی بنکاری کے اصولوں کو ملا کر، ایک ایسا بنکاری نظام وضع کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو دیہی کاشتکاروں کی مالی ضروریات کو بھی پورا کر سکے، اور اسلامی احکام کی خلاف ورزی بھی نہ کرتا ہو[۱۵] مت غمر بنیادی طور پر ایک دیہی علاقہ تھا اور یہاں کے رہنے والے اور کاشتکار، مسلم دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح شہری علاقوں کے مقابلے میں مذہبی احکامات کے زیادہ پابند تھے۔ چنانچہ وہ اپنی بچت کسی عام تجارتی بنک میں اس لیے نہیں جمع کرتے تھے کہ تجارتی بنک سودی بنیادوں پر کام کرتے ہیں۔ مزید براں، دیہی علاقوں میں جدید مالیاتی ادارے یوں بھی موجود نہ تھے۔ ان حالات میں، مت غمر میں اسلامی بنکاری کا تجربہ کرنے والوں کے سامنے دوہرا کام تھا اول اسلامی بنیادوں پر بنکاری کا تجربہ کرنا دوم عامتہ الناس کو بنکاری کے اصولوں اور اس سے ہونے والے فائدوں کی تعلیم دینا[۱۶] چنانچہ اس تجربہ کی اہمیت کو ایک غیر ملکی مبصر نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اجاگر کیا ہے۔

"(مت غمر میں) آبادی کی اکثریت کا کسی مالیاتی ادارے سے کوئی رابطہ یا لین دین نہیں تھا۔ اس کے باعث سرمایہ کی تشکیل (Capital formation) میں خلل پڑتا تھا۔ دیہی اور مذہبی ہونے کے ناطے، آبادی کو مغربی طرز کی بنکاری پر کوئی اعتماد نہیں تھا۔ مزید براں مالیاتی اداروں کی بہت سی شاخیں ان دیہی علاقوں میں دستیاب بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھیں کہ یہ آبادی ان سے فائدہ اٹھا سکتی۔ ان کی آمدنی کا ایک معتد بہ حصہ فوری ضروریات پر خرچ نہیں ہوتا تھا بلکہ سماجی تقریبات اور ناگہانی آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے مختص کر دیا جاتا تھا لیکن یہ بچت پیداوار اور سرمایہ کاری میں تبدیل نہ ہو پاتی تھی۔ اصل اثاثہ کی شکل میں بچت کو مالیاتی بچت میں تبدیل کرنے کی بنیادی شرط یہ تھی کہ ایسے مالیاتی ادارے وجود میں آئیں جو آبادی کے ایک بڑے حصہ کے مذہبی اصولوں کی خلاف ورزی نہ کریں۔ صرف اسی صورت میں، آبادی کے اس حصہ کو سرمایہ کاری کی تشکیل کے عمل سے جوڑا جاسکتا تھا[17]

اس طرح دیہی آبادی کو مالیاتی نظام سے جوڑنے کی یہ کوشش "اپنی ترقیاتی ماہیت" کی وجہ سے مزید اہمیت اختیار کر گئی تھی[18]

مت غمر پروجیکٹ میں بنک میں تین طرح کے کھاتے کھولے جاتے تھے۔ بچت کھاتے، سرمایہ کاری کھاتے اور زکوٰۃ کھاتے۔ بچت کھاتوں میں کھاتہ داروں کو کوئی سود نہیں ادا کیا جاتا تھا۔ لیکن ان کو اپنی جمع رقم یا اس کا کچھ حصہ عند الطلب نکال لینے کا اختیار تھا۔ اسی طرح انہیں پیداواری مقاصد کے لیے بنک سے چھوٹے کم مدتی، غیر سودی قرضے حاصل کرنے کا بھی حق تھا۔

سرمایہ کاری کھاتوں (Investment Accounts) میں جمع شدہ رقم کو عند الطلب نہیں نکالا جاسکتا تھا۔ گو کہ بعض شرائط کے تحت خاص حالات میں اس کی گنجائش بھی رکھی گئی تھی۔ اس رقم کی سرمایہ کاری نفع میں شرکت کی بنیاد پر کی جاتی تھی اور کھاتہ دار کو سود کے بجائے نفع کا ایک حصہ ادا کیا جاتا تھا۔ زکوٰۃ کھاتے میں وہ رقوم وصول کی جاتی تھیں جن کو زکوٰۃ کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو اور ادا کنندگان غرباء اور مستحقین میں اس رقم کی تقسیم بنک کے ذریعہ کرانا چاہتے ہوں۔

اسلامی بنکاری کے مت غمر پروجیکٹ کو غیر متوقع کامیابی حاصل ہوئی۔ ۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۷ء بچت کھاتوں کی رقوم، ۲۵ ہزار مصری پونڈ سے بڑھ کر ایک لاکھ ۲۵ ہزار مصری پونڈ ہو گئیں۔ اسی طرح سرمایہ کاری کھاتے میں جمع شدہ رقم ۳۵ ہزار مصری پونڈ سے بڑھ کر ۷۵ ہزار مصری پونڈ ہو گئی[19] یہ بھی ریکارڈ میں ہے کہ "بنک نے ایک محتاط رویہ اپنایا تھا اور پہلے تین سال کے اندر اوسطاً قرض کے لیے دی جانے والی ۶۰ فیصدی درخواستیں نامنظور کر دی تھیں۔ ایسے برسوں میں جب فصل اچھی ہو، نادہندگی کا تناسب (Default ratio) صفر تھا[20]

اس ابتدائی اور شاندار کامیابی کے باوجود اس پروجیکٹ کو سیاسی اسباب کی بنا پر ترک کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا[۲] اب تو اس کی اہمیت صرف تاریخی رہ گئی ہے۔ تاہم اس کا یہ امتیاز باقی رہے گا کہ یہ پہلا عملی تجربہ تھا جس کی کامیابی نے یہ ثابت کر دیا کہ تجارتی بنکاری کے اعمال اسلامی اصولوں کا احترام کرتے ہوئے غیر سودی بنیادوں پر بھی انجام دیے جا سکتے ہیں۔

تبونگ حاجی (ملائیشیا): ایک مثالی مالیاتی ادارہ

اسلامی بنکاری کے تاریخی ارتقاء کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک ایسے منفرد مالیاتی ادارے کا بھی ذکر کیا جانا چاہیے جس کو اسلامی بنکاری سے متعلق مضامین اور کتابوں میں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جس کی اہمیت، اور پیش روئی اس بات کی متقاضی ہے کہ اس ادارے اور اس کے اعمال کا کماحقہ، مطالعہ اور تجزیہ کیا جائے۔ یہ مالیاتی ادارہ ملائیشیا کا "زیارت کا انصرامی فنڈ اور بورڈ" (Pilgrims Management Fund and Board) ہے جس کو "تبونگ حاجی" (Tabung Haji) کے مقبول عام نام سے پکارا جاتا ہے۔

چونکہ اردو دان طبقہ اس ادارے کے نام اور کام سے بڑی حد تک ناواقف ہے اس لیے یہاں اس ادارے کا نسبتاً تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ اس ادارے کے قیام کے دو خاص سبب تھے۔ اکثر ملائشی مسلمان حج پر جانے سے قبل اپنی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ فروخت کر دیتے تھے۔ حج سے واپسی کے بعد یہ لوگ اقتصادی بدحالی کا شکار ہو جاتے تھے اس لیے کسی ایسے ادارے کی ضرورت محسوس ہوئی جو حج کے سفر کے لیے مالیات (Finance) فراہم کر سکے یا جس کے توسط سے لوگ حج کے سفر کے لیے چھوٹی بچت جمع کر سکیں۔ دوسری وجہ ملائشی مسلمانوں کی یہ خواہش تھی (جو کہ درحقیقت ہر مسلمان کی خواہش اور ایک شرعی ذمہ داری ہے) کہ حج و زیارت پر خرچ کی جانے والی رقوم پاک ہوں اور ان میں ربا کی آمیزش نہ ہو۔ عام تجارتی بنکوں میں رقوم جمع کر کے اس خواہش کو پورا کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس لیے اس خواہش نے ایک مخصوص مالیاتی ادارے کے قیام کی ضرورت کو جنم دیا جہاں بچت کی جا سکے اور اس بچت کی اسلامی طریقے پر سرمایہ کاری کی جا سکے کہ اس میں ربا کی آمیزش نہ ہو۔

چنانچہ ان مقاصد کے حصول کے لیے ۱۹۶۳ء میں زائرین بچت کارپوریشن (Pilgrims Saving Corporation) قائم کی گئی جس کو ۱۹۶۹ء میں تبونگ حاجی میں ضم کر دیا گیا۔

ایک مالیاتی ادارے کے طور پر تبونگ حاجی کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مسلمانوں کو ایسے مواقع بہم پہنچانا کہ وہ حج کے اخراجات یا اپنے دوسرے نفع بخش مقاصد کے لیے بچت کر سکیں۔
- مسلمانوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی بچت کی سرمایہ کاری صنعت، تجارت، باغات اور غیر منقولہ جائداد وغیرہ میں کر سکیں۔
- حج کے سفر کے دوران، تبونگ حاجی کی مختلف سہولیات کے ذریعہ مسلمانوں کی حفاظت اور بہبود کے لیے خدمات کی فراہمی۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے بورڈ (تبونگ حاجی) کو ایسے اختیارات دیے گئے ہیں جن کے تحت وہ اپنی شاخوں یا دوسری ایجنسیوں مثلاً ڈاک خانوں کے ذریعہ بچت اکٹھی کرے اور کھاتہ داروں کی بچت کی سرمایہ کاری اسلامی اصولوں سے مطابقت رکھتے ہوئے کرے۔"

تبونگ حاجی کی ابتداء ۱۹۶۳ء میں ۱۲۸۱ کھاتہ داروں سے ہوئی جنھوں نے مختلف کھاتوں میں ۴۶ ہزار ۶ سو ملائشین ڈالر جمع کیے تھے۔ ۱۹۸۵ء کے اواخر تک پورے ملک میں تبونگ حاجی کی ۶۵ شاخیں پھیل چکی تھیں۔ کھاتہ داروں کی تعداد بڑھ کر ۸ لاکھ ۶۷ ہزار ۲۲۰ ہو چکی تھی اور کھاتوں میں جمع کل رقم دس ارب (ایک بلین) ملائشین ڈالر سے تجاوز کر گئی تھی۔ [۲۲]

تبونگ حاجی کے مالی معاملات کی دیکھ بھال شعبہ مالیات و سرمایہ کاری کے سپرد ہے جو خود چھ حصوں (یا ڈویژنوں) پر مشتمل ہے "مالیات، بچت، تمسکات، اراضی و عمارات، انصرام جائداد اور کمپیوٹر۔ تبونگ حاجی نے ۵ ذیلی کمپنیاں (Subsidiary companies) بھی قائم کی ہیں جن کا تعلق باغات (Plantation) زائرین کے نقل و حمل، تعمیرات، مکانات اور انصرام جائداد سے ہے۔

مالی وسائل کے انصرام میں تبونگ حاجی ایک بچت اور سرمایہ کاری ادارے (Saving & Investment Organization) کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے اعمال کی بنیاد (الوکالۃ المطالقہ (مطلق وکالت) یا (Absolute Power of Attorney) کا اصول ہے۔ جس کے تحت کھاتہ دار تبونگ حاجی کو اس بات کا اختیار دیتا ہے کہ وہ اس کی جمع رقوم کو سرمایہ کاری کے مقاصد کی خاطر استعمال کرے۔ تبونگ حاجی نے جمع رقوم حاصل کرنے اور جمع کو فروغ دینے (Deposit Mobilization) کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں۔ یہ جمع رقوم براہ راست قبول کرتا ہے۔ رقوم تبونگ حاجی کی مختلف شاخوں اور ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ڈاک خانوں کے ذریعہ بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح تبونگ حاجی کے لیے جمع

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Deposits) کی رقم تنخواہ میں سے براہ راست وضع کرائی جا سکتی ہے۔ بچوں کے لیے مختلف بچت اسکیمیں بھی جاری کی گئی ہیں۔ فنڈ میں جمع کی گئی رقوم کو سو فیصد واپس لیا جا سکتا ہے۔ لیکن رقم چھماہ میں صرف ایک بار ہی نکالی جا سکتی ہے۔ جو لوگ کسی سال میں حج کا سفر کرنے کے لیے اپنا رجسٹریشن کرا لیتے ہیں ان کو اس سال، رقم نکالنے کا اختیار نہیں دیا جاتا [۲۳]

اسلامی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کرنے کے لیے تبونگ حاجی مضاربت مشارکت اور اجارہ کا استعمال کرتا ہے۔ اس بات کی یقین دہانی کے لیے کہ تبونگ حاجی کے ذریعہ کی جانے والی سرمایہ کاری میں اسلامی اصولوں کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی جا رہی ہے، تبونگ حاجی ملائشیا کی قومی فتاویٰ کمیٹی سے استفادہ کیا کرتا تھا۔ لیکن بنک اسلام ملائشیا کے قیام کے بعد سے اس بنک سے متعلقہ شریعت بورڈ سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ [۲۴]

تبونگ حاجی کی سرمایہ کاری کی چار خاص شکلیں ہیں" تجارتی حصص میں سرمایہ کاری، ذیلی کمپنیوں میں سرمایہ کاری، آراضی اور عمارات اور کم مدتی سرمایہ کاری۔ [۲۵] تبونگ حاجی کی کل آمدنی میں سے اخراجاتِ عمل (Operating Expenses) وضع کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بقیہ نفع کھاتہ داروں کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ عام طور سے منافع کی تقسیم کی شرح ۸ سے ۸ ۱/۲ فیصدی تک رہی ہے [۲۶]

گو کہ تبونگ حاجی کلاسیکی معنوں میں ایک بنک نہیں ہے لیکن اس کی کارکردگی کا انداز اسلامی بنک سے بڑی مشابہت رکھتا ہے۔ یہ دو ایسے اہم اعمال انجام دیتا ہے جو اسلامی بنکوں نے اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ یعنی جمع قبول کرنا اور سرمایہ کاری کرنا۔

تبونگ حاجی اس بات کی بہت اچھی مثال ہے کہ خصوصی مہارت والے مالیاتی ادارے کس طرح اسلامی اصولوں سے مطابقت رکھتے ہوئے کامیابی سے چلائے جا سکتے ہیں۔

جدید اسلامی بنکوں کا قیام:

اسلامی بنکاری کے دیہی تجربہ کے بعد، جس کا ذکر اوپر ہو چکا، شہری علاقوں میں پہلا اسلامی بنک بھی مصر میں قائم ہوا۔ قاہرہ میں ناصر اجتماعی بنک (Nasser Social Bank) کا قیام ۱۹۷۱ء میں عمل میں آیا اور اس نے ۱۹۷۲ء میں اپنے عملیات کا آغاز کیا۔ ناصر اجتماعی بنک ایک عوامی ادارہ ہے جسے خود مختار حیثیت حاصل ہے۔ اس کا مقصد بنیادی طور پر بعض اجتماعی اور معاشرتی مقاصد کا حصول ہے۔ مثلاً چھوٹے منصوبوں کے لیے نفع میں شرکت کی بنیاد پر غیر سودی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض دینا، فقراء اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا، غریب اور ضرورت مند طلباء کو یونیورسٹی کی سطح اور اعلیٰ تعلیم کے لیے قرض اور وظائف دینا۔ ان سماجی اغراض کی وجہ سے ناصر اجتماعی بنک کو ۱۹۵۷ء کے بنکاری قانون سے مستثنیٰ قرار دیا گیا پہلے تو یہ بنک وزارت خزانہ کے تحت کام کرتا تھا لیکن اب اسے وزارت برائے معاشرتی امور کے تحت کر دیا گیا ہے۔ بنک کا سرمایہ، ملک کے غیر میزانیہ وسائل میں (Non Budgetary Resources) صدر جمہوریہ مختص کرتے ہیں، مزید براں، ملک کے قومی میزانیہ، اور وزارت اوقاف کے میزانیہ میں بھی بنک کا حصہ ہوتا ہے۔

۱۹۷۵ء میں دوبئی اسلامی بنک کا قیام عمل میں آیا جو ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ اس بنک کا صدر دفتر دوبئی میں ہے اور اس کا سرمایہ ۵۰ ملین درہم ہے۔ حکومت دوبئی اور حکومت کویت نے سرمایہ میں بالترتیب ۲۰ فیصد اور ۱۰ فیصد کے حساب سے شرکت کی ہے۔ اس وقت سے دنیا کے مختلف حصوں میں اسلامی بنک قائم کیے گئے ہیں اور کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔

ملکیت کے اعتبار سے اسلامی بنکاری ادارے تین طرح کے ہیں۔ ان میں امتیاز کرنا مفید ہو گا" اسلامی تجارتی بنک جو نجی شعبے میں کام کرتے ہیں۔ اسلامی تجارتی بنک جو عوامی زمرہ کار میں آتے ہیں اور بین الاقوامی اسلامی مالیاتی ادارے۔

ایران میں تجارتی بنک اسلامی خطوط پر کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ عوامی زمرہ کار میں ہیں۔[۲۷]

مشرق وسطیٰ اور بعض دوسرے علاقوں میں کام کرنے والے بنک عوامی لمیٹڈ کمپنیوں (Public Limited Companies) کی حیثیت سے نجی شعبے میں کام کرتے ہیں۔ اسلامی ترقیاتی بنک ۴۵ ممبر ممالک کا بین الاقوامی مالیاتی ادارہ ہے جس میں ممبر ممالک حصہ داروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نجی شعبے میں کام کرنے والے اسلامی بنکوں میں سے بعض کا تعلق ہولڈنگ کمپنیوں سے ہے[۲۸]۔ فی الحال دو بڑی ہولڈنگ کمپنیاں اسلامی مالیات کے میدان میں کام کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک دارالمال الاسلامی ہے جو DMI کے نام سے بھی مشہور ہے۔ دوسری البرکہ گروپ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ ایک ہولڈنگ کمپنی کے طور پر دارالمال الاسلامی بہاما کے قوانین کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ اس کا منظور شدہ راس المال (Authorized capital) ایک بلین (دس ارب) امریکی ڈالر ہے۔ جس کو برابر مالیت کے دس کروڑ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس طرح اس کے ایک حصہ کی مساوی قیمت (Par value) سو (۱۰۰) امریکی ڈالر کے برابر ہے[۲۹] اس وقت دارالمال الاسلامی ۲۲ مختلف اداروں کے ذریعہ ۱۴ ملکوں میں کام کر رہا ہے۔ ان اداروں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسلامی بنک، اسلامی کمپنیاں برائے سرمایہ کاری اور اسلامی بیمہ کمپنیاں شامل ہیں۔[۳۰]

البرکہ گروپ کا قیام ۱۹۸۲ء میں عمل میں آیا اس گروپ کے تحت ۱۲ ذیلی کمپنیاں ہیں اور اس کے ساتھ دوسرے اداروں میں بھی اس کے حصص ہیں[۳۱] مزید براں خلیج میں بعض ایسے اسلامی بنک ہیں جن کا تعلق ان میں سے کسی بنک سے نہیں ہے۔ مثلاً دوبئی اسلامی بنک، قطر اسلامی بنک اور کویت فنانس ہاؤس۔ بعض اسلامی ممالک میں وہاں کی حکومتوں نے اسلامی بنک قائم کرنے میں سرگرم حمایت دکھائی ہے جیسے بنگلہ دیش اسلامی بنک اور بنک اسلام ملائشیا۔ اسلامی بنک بعض ایسے ملکوں میں بھی کام کر رہے ہیں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں جیسے فلپائن امانہ بنک ڈنمارک میں اسلامی بنک انٹرنیشنل اور لکسمبرگ میں اسلامی فنانس ہاؤس، سعودی عرب میں الراجحی بنکنگ اینڈ انوسٹمنٹ کارپوریشن ایک اسلامی انوسٹمنٹ کمپنی کے طور پر کام کر رہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

اسلامی بنکوں کے کاروباری اعمال

اسلامی بنک، عام تجارتی بنکوں کی طرح افراد اور اداروں سے مالی وسائل وصول کرتے ہیں اور ان کو ان کاروباری اداروں کے حوالے کرتے ہیں جن کو اپنے پیداواری اعمال کے دوران، بیرونی مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح اسلامی بنک بھی مالیاتی ثالثی کا وہی عمل انجام دیتے ہیں جن کے لیے تجارتی بنک ممتاز ہیں۔ اسلامی بنکوں اور سودی بنیاد پر کام کرنے والے عام تجارتی بنکوں کے درمیان فرق اس بنیاد پر کیا جائے گا کہ مذکورہ بالا دونوں ادارے مالیاتی اعمال کس طرح سر انجام دیتے ہیں۔ یعنی وہ وسائل کس طرح حاصل کرتے ہیں اور ان کا استعمال کس طرح کرتے ہیں۔ اس لیے مالی وسائل کے ذرائع اور استعمال ذیل میں علیحدہ علیحدہ بیان کیے گئے ہیں۔

اسلامی بنکوں میں مالی وسائل کے ذرائع

یہ تو عام طور پر معروف ہے کہ سودی بنیادوں پر کام کرنے والے تجارتی بنک، عام پبلک سے مختلف طرح کی جمع (Deposit) حاصل کرتے ہیں۔ جن کی مدت بلوغت (Maturity period) مختلف ہوتی ہے۔ تجارتی بنک، مختلف مدت بلوغت والی جمع رقوم پر مختلف شرحوں سے سود ادا کرتے ہیں۔ اسلامی بنکوں میں مالی وسائل مندرجہ ذیل طریقوں سے مہیا کیے جاتے ہیں۔

۱۔ جاری کھاتے (Current Accounts)

عام تجارتی بنکوں کی طرح اسلامی بنک بھی جاری کھاتے (Current Account) کھولتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ان کھاتوں میں وہ رقوم جمع کی جاتی ہیں۔ جن کو "عند الطلب جمع" (Demand Deposits) کہا جاتا ہے۔ یعنی بنک کو اطلاع دیئے بغیر کھاتہ دار اپنی ضرورت کے مطابق رقم نکال سکتا ہے۔ بنک اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ عند الطلب کھاتہ دار کو ادائیگی کرے گا جہاں تک جاری کھاتوں کا تعلق ہے۔ عام تجارتی بنکوں اور اسلامی بنکوں میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ تاہم، معاصر اسلامی بنکوں میں جاری کھاتے جس طرح کھولے جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں اس کو مندرجہ ذیل خصوصیات کے ذریعہ بیان کیا جاسکتا ہے:

۱۔ اسلامی بنکوں میں جاری کھاتے افراد یا کمپنیوں کے ذریعہ کھولے جا سکتے ہیں۔ کھاتے ملکی کرنسی، یا غیر ملکی کرنسی میں بھی کھولے جاسکتے ہیں اگر بنک غیر ملکی زر مبادلہ میں کام کرنے کا مجاز ہو۔

۲۔ اسلامی بنک اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ کھاتہ داروں کو ان کھاتوں میں جمع رقوم عند الطلب نکالنے کا حق ہوگا۔ اس لیے کھاتہ داروں کو منافع کا کوئی حصہ یا کسی قسم کا دوسرا منافع ادا نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ کھاتہ دار بنک کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری پر ان رقوم کو عارضی مدت کے لیے استعمال کرسکتا ہے۔ اس طرح کے اعمال سے جو فائدہ ہوگا وہ بنک کا حق ہوگا اور کھاتہ داروں کو اس میں سے کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا اسی طرح اگر نقصان ہوا تو بنک خود اس نقصان کو برداشت کرے گا۔

۴۔ ان کھاتوں میں رقم جمع کرنے اور نکالنے پر کسی قسم کی شرائط عائد نہیں کی جائیں گی۔

۵۔ کھاتہ داروں کو چیک جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

یہاں پر یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اسلامی بنک میں جاری کھاتوں کے سلسلے میں دو نقطۂ ہائے نظر ابھر کر سامنے آئے ہیں، ان میں سے ایک نقطۂ نظر تو یہ ہے کہ جاری کھاتوں میں جمع رقوم کو "امانت" سمجھا جائے۔ اس نقطۂ نظر کو اردنی اسلامی بنک (Jordan Islamic Bank) نے اپنایا ہے۔ چنانچہ اس بنک میں "جاری کھاتوں" کو امانت کھاتے (Trust Account) کا نام دیا گیا ہے۔

دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ عند الطلب جمع کو "قرض حسن" سمجھا جائے۔ یہ نقطۂ نظر ایران میں کام کرنے والے اسلامی بنکوں نے اپنایا ہے چنانچہ ایران میں جاری کھاتے "قرض حسن جاری کھاتے" کے نام سے موسوم کیے گئے ہیں [۳۲]۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق جاری کھاتوں میں جمع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقوم کھاتہ داروں کی جانب سے بنک کو دیا گیا بلاسودی قرض ہے۔ اس طرح بنک ان رقوم کو اپنی ذمہ داری پر اپنی صوابدید کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔ کھاتہ داروں کو کسی قسم کا معاوضہ نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی اس کے استعمال کے لیے کھاتہ داروں کی کسی خاص اجازت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قرض حسن کی صورت میں قرض دار کو قرض خواہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ مقروضہ رقم کو کس طرح استعمال کرے۔ اسے صرف اصل رقم واپس کرنے کی ذمہ داری لینی ہوتی ہے۔ چنانہ اس صورت میں یہ شرط پوری ہو جاتی ہے کیونکہ اسلامی بنک جاری کھاتوں میں جمع شدہ رقوم واپس کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔

سوڈان اور دوسرے ممالک کے رسیدی بنکوں میں بھی عند الطلب جمع کو قرض کے طور پر ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۔ بچت کھاتے

عام تجارتی بنکوں کی طرح اسلامی بنک بچت کھاتے (Saving Accounts) بھی کھولتے ہیں۔ لیکن ان کا طریقہ سودی بنکوں سے مختلف ہے۔ اسلامی بنکاری کے مختلف تجربوں میں بچت کھاتے کھولنے کے چار مختلف طریقے ابھر کر سامنے آئے ہیں۔

الف: بچت جمع (Saving Deposite) کو الودائع (یا ودیعت) کے اصول پر قبول کیا جائے۔ کھاتہ داروں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بنک کو ان رقوم کو اپنی ذمہ داری پر استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی بنک ان رقوم کی پوری ادائیگی کی گارنٹی دیتا ہے۔ بنک اگر چاہے تو کھاتہ داروں کو رضاکارانہ طور پر اپنے منافع میں شریک کر سکتا ہے۔ یہ طریقہ اسلامی بنک ملائشیا میں اپنایا گیا ہے۔

ب: بچت جمع کو سرمایہ کاری کی اجازت کے ساتھ قبول کیا جائے اور ایک خاص مدت کے دوران جس میں کھاتہ دار کی کم سے کم جمع رقم رہی ہو اس رقم اور مدت کے لیے منافع میں شرکت کی جائے جس کا تناسب پہلے سے طے کر لیا گیا ہو۔

ج: بچت جمع کو کھاتہ داروں کی جانب سے بنک کو دیا گیا قرض حسن تصور کیا جائے اور بنک اپنی صوابدید پر انہیں مالی یا غیر مالی سہولتوں یا منافع سے بہرہ مند کرے۔

د: بچت جمع کو ایک مشترکہ فنڈ میں ڈال دیا جائے جس کو سرمایہ کاری کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ عام طور پر کھاتہ داروں کو اس کھاتے سے بغیر اطلاع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقوم نکالنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن جس مدت کے لیے انھوں نے رقم نکالی ہو، وہ منافع میں شرکت کے حقدار نہیں ہوتے۔

اسلامی بنکوں میں بچت کھاتے کھولنے کے مذکورہ بالا چاروں طریقے رائج ہیں۔ مثلاً بحرین اسلامی بنک میں ان کھاتوں کو "سرمایہ کاری کی اجازت کے ساتھ بچت کھاتے" (Saving Accounts with Authorization to Invest) کہا جاتا ہے۔ کھاتہ دار بنک میں اپنی رقوم جمع کرتے وقت بنک کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق ان کی سرمایہ کاری کرے۔ منافع میں شرکت اس کم سے کم رقم کی بنیاد پر کی جائے گی جو مستقل ایک ماہ تک بنک کی تحویل میں رہے [۳۳]

ایران کے اسلامی بنک بچت کھاتوں کو "قرض حسن کھاتوں" میں شامل کرتے ہیں اور اس میں جمع شدہ رقوم کو "قرض حسن جمع" قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک بچت کھاتوں کو چلانے کا سوال ہے ان میں جمع کرنے اور رقوم نکالنے کا طریقہ تقریباً وہی رکھا گیا ہے جو بنکاری کا روایتی طریقہ ہے۔ حالانکہ نظریاتی طور پر "قرض حسن جمع" میں رقوم کسی منافع کی حقدار نہیں ہوتیں لیکن ایران میں تجارتی بنکوں نے جمع میں افزائش کے لیے مختلف طریقے اپنائے ہیں تاکہ عوام الناس کو بنکوں کی جانب راغب کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ کھاتہ داروں کو نقد یا جنس میں کوئی انعام نہ دیا جائے جو پہلے سے مقرر ہوتا ہم ان کو بعض کمیشن اور فیس کی ادائیگی سے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے یا چھوٹ دی جاسکتی ہے مثلاً ڈرافٹ بنوانے کی فیس۔ مزید براں مستقل کھاتہ داروں کو بنکاری کی سہولیات فراہم کرانے میں ترجیح دی جاسکتی ہے [۳۴]

اردنی اسلامی بنک نے بچت کھاتوں کے لیے ایک دوسرا ہی راستہ اختیار کیا ہے۔ یہ اسلامی بنک بچت کھاتوں کو ایک مشترکہ سرمایہ کاری فنڈ میں شامل کرتا ہے جو مشترکہ سرمایہ کاری کھاتہ کہلاتا ہے۔ اس کی وضاحت سرمایہ کاری کھاتوں (Investment Accounts) کے ضمن میں کی جائے گی۔

۳۔ سرمایہ کاری کھاتہ

اسلامی بنکوں کو سرمایہ کاری (Investment) کے لیے جو رقوم موصول ہوتی ہیں ان کے لیے علیحدہ سرمایہ کاری کھاتہ کھولا جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عوام کے پاس جو آمدنی خرچ ہونے سے بچ جاتی ہے اور جس کی ان کو مستقبل قریب میں ضرورت ہونے کی توقع نہیں، اس کو وہ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنک کے پاس جمع کر دیتے ہیں تا کہ اصل رقم محفوظ رہے اور کچھ آمدنی کی صورت بھی رہے۔ سودی نظام بنکاری میں طویل مدتی کھاتے (Term Deposits) اسی مقصد سے چلائے جاتے ہیں۔ اسلامی بنک کاری میں سرمایہ کاری کھاتے، سودی نظام کے طویل مدتی کھاتوں کا بدل ہیں۔ ان کھاتوں کو نفع و نقصان میں شراکت کھاتہ (Account Profit and Loss Sharing) یا حصہ داری کھاتہ (Participatory Account) بھی کہا جاتا ہے۔

ان دونوں طرح کے کھاتوں میں کئی اہم فرق ہیں اول اور سب سے اہم فرق تو یہی ہے کہ طویل مدتی کھاتے، تجارتی بنکوں میں سود کی بنیاد پر چلائے جاتے ہیں۔ جبکہ سرمایہ کاری کھاتے نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر چلائے جاتے ہیں۔ کھاتہ داروں کو ان کی جمع پر پہلے سے ایک مقرر شدہ شرح سود دینے کے بجائے اسلامی بنک اپنے سرمایہ کار کھاتہ داروں کو صرف وہ تناسب بتائے گا جس میں وہ ان کے ساتھ نفع میں شرکت کرے گا ان میں سے ہر کھاتہ دار کو فی الحقیقت کتنا نفع ملے گا یہ سب اس پر منحصر ہو گا کہ بنک کے اپنے تجارتی اور سرمایہ کاری اعمال کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ دوسرا اہم فرق یہ ہے کہ طویل مدتی کھاتوں میں صرف ان کی مدت کی بنیاد پر فرق کیا جاتا ہے جب کہ سرمایہ کاری کھاتوں میں مدت اور مقاصد دونوں کی بنیاد پر فرق کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ سرمایہ کاری کھاتوں میں بنک کو اس بات کی بھی ہدایت دینا ممکن ہے کہ اس کو دی جانے والی رقم کسی مخصوص پروجیکٹ یا کسی مخصوص تجارت میں ہی لگائی جائے۔

سرمایہ کاری کھاتوں کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

الف: سرمایہ کاری کھاتے افراد، کمپنیوں یا اداروں کی جانب سے کھولے جا سکتے ہیں یہ ملکی کرنسی یا غیر ملکی کرنسی میں بھی کھولے جاسکتے ہیں۔ بشرطیکہ بنک کو غیر ملکی زر مبادلہ میں اعمال انجام دینے کی اجازت حاصل ہو۔

ب: کھاتہ داروں کو کوئی سود نہیں دیا جاتا اس کی جگہ وہ نفع نقصان میں شرکت کرتے ہیں۔ کھاتہ داروں کو اس منافع میں سے ایک حصہ دیا جاتا ہے جو فی الحقیقت بنک کو اپنے تجارتی اور سرمایہ کاری اعمال سے ہو، اس کے لیے وہ شرح جس کے مطابق منافع تقسیم ہو گا پہلے سے مقرر شدہ ہوتی ہے۔ نفع کی تقسیم اس بنیاد پر کی جائے گی کہ جمع رقم کتنی ہے اور وہ کتنی مدت کے لیے بنک کی تمویل میں رہی ہے۔ منافع معلوم کرنے کے لیے جمع شدہ رقم کو مدت سے ضرب دے دیا جاتا ہے پھر کل نفع کو تمام کھاتہ داروں میں اس حاصل ضرب کی مناسبت سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: عام طور پر کھاتہ داروں کو اس قسم کے کھاتہ سے رقم نکالنے کا اختیار نہیں ہوتا غیر معمولی حالت میں کھاتہ دار بنک کو ایک خاص مدت کا نوٹس (عموماً ہفتہ یا دو ہفتہ) دے کر رقم نکال سکتے ہیں۔ لیکن اس حالت میں ان کو نکالی گئی رقم کا منافع نہیں دیا جائے گا۔

د: عام طور پر بنک سرمایہ کاری کھاتہ کھولنے اور چلانے کے لیے کم از کم رقم کا تعین کر دیتے ہیں۔

ھ: زیادہ تر اسلامی بنک سرمایہ کاری کھاتہ داروں کو سرمایہ کاری سرٹیفکیٹ (Investment Certificates) بھی جاری کرتے ہیں۔ جن میں جمع شدہ رقم اور نفع میں شرکت کے بارے میں شرائط مذکور ہوتی ہیں۔

اپنی مخصوص ضروریات کے پیش نظر مختلف اسلامی بنک اس بات کے لیے کوشاں ہیں کہ سرمایہ کاری جمع کی مختلف اسکیمیں وضع کی جا سکیں تا کہ مختلف سرمایہ کاروں (Investors) کی ضروریات اور ترجیحات کا لحاظ کیا جا سکے۔ ان میں سے بعض اسکیموں کا مختصر تعارف اگلے صفحات میں پیش کیا جائے گا لیکن یہ تصریح ضروری ہے کہ ان میں سے بیشتر اسکیمیں، بعض خاص اسلامی بنکوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس لیے ممکن ہے کہ کسی خاص اسلامی بنک میں یہ تمام اسکیمیں موجود نہ ہوں۔

۴۔ مشترکہ سرمایہ کاری کھاتہ

عام طور پر اسلامی بنکوں کا طریق کار یہ ہے کہ طویل مدتی جمع کے متبادل کے طور پر وہ ایک سرمایہ کاری فنڈ (Investment Fund) قائم کرتے ہیں جس کے مالی وسائل، بنک کے سرمایہ کاری اعمال (Investment Operations) میں کام آتے ہیں۔ اس فنڈ میں مختلف میعادوں کے سرمایہ کاری کھاتے جمع کروائے جاتے ہیں۔ مالی وسائل کسی خاص سرمایہ کاری پروگرام سے جڑے نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کا استعمال بنک کے مختلف النوع سرمایہ کاری اعمال میں کیا جاتا ہے۔ سال کے آخر میں سرمایہ کاری کے اعمال سے ہونے والی کل آمدنی کا حساب لگایا جاتا ہے اور اخراجات وغیرہ نکال کر خالص منافع کھاتہ داروں میں ان کی رقم اور مدت کے اعتبار سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ "عامل" کی حیثیت سے بنک کے حصہ کی منافع کی رقم خالص منافع میں سے پہلے منہا کر لی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ایک دوسرا طریقہ مشترکہ سرمایہ کاری کھاتہ کا اجراء ہے۔ اردنی اسلامی بنک نے اس کھاتے کی تعریف اس طرح کی ہے "اس کھاتے میں ان لوگوں کی نقد رقوم وصول کی جائے گی جو بنک کے بین سطحی اور مسلسل جاری سرمایہ کاری کے اعمال میں شرکت کرنا چاہتے ہوں۔ کھاتے میں جمع رقوم کو پہلے سے طے شدہ شرائط کے مطابق فی الحقیقت حاصل شدہ منافع کا ایک حصہ دیا جائے گا۔

مزیدبراں، اردنی اسلامی بنک پر لاگو قانون کی شق ۱۳ (الف) کے مطابق سرمایہ کاری کھاتوں میں جمع ہونے والی رقوم کو بنک کے کل مالی وسائل کا جز تصور کیا جاتا ہے تاکہ ان کو سرمایہ کاری کے اعمال میں استعمال کیا جا سکے۔ ان کھاتوں کو مشترکہ سرمایہ کاری کھاتے کے نام سے موسوم کیا گیا ہے[۳۵]۔ پھر ان مشترکہ سرمایہ کاری کھاتوں کو تین قسموں میں بانٹا گیا ہے بچت کھاتے، اطلاعی کھاتے (Notice Account) اور خاص مدتی کھاتے (Acount Fixed Term)

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مشترکہ سرمایہ کاری کھاتوں میں جمع رقوم کی سرمایہ کاری سے ہونے والی آمدنی کا حساب کتاب بنک کے دوسرے اعمال سے ہونے والی آمدنی کے حساب کتاب سے علیحدہ رکھا جاتا ہے[۳۶]۔

۵۔ محدود مدتی سرمایہ کاری کھاتے (Limited Period Investment Account)

ان کھاتوں کا تجربہ کویت فنانس ہاؤس (بیت التمویل الکویتی) اور بحرین اسلامی بنک کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔ ان کھاتوں میں جمع رقوم ایک مخصوص اور محدود مدت کے لیے قبول کی جاتی ہیں۔ مدت کا تعین کھاتہ دار اور بنک کے مابین باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔ مدت کے اختتام پر معاہدہ ختم ہو جاتا ہے لیکن منافع کی تقسیم مالی سال کے آخر میں کی جاتی ہے۔[۳۷]

۶۔ غیر محدود مدتی سرمایہ کاری کھاتے

یہ کھاتے محدود مدت سرمایہ کاری کھاتوں کے مقابلے میں یہ خصوصیت رکھتے ہیں کہ ان میں مدت کا تعین نہیں کیا جاتا۔ کھاتوں میں جمع رقم کی سرمایہ کاری کے لیے اس وقت تک مسلسل تجدید ہوتی رہتی ہے جب تک کہ تین ماہ کے نوٹس کے ذریعہ ان کو منسوخ نہ کر دیا جائے۔ اس قسم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتوں میں جمع رقوم میں نہ تو اضافہ کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی ان میں سے رقم نکالی جا سکتی ہے لیکن کھاتہ داروں کو ایک سے زیادہ کھاتے کھولنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مالی سال کے ختم ہونے پر منافع کا حساب کتاب اور تقسیم عمل میں آتا ہے۔

۷۔ مخصوص سرمایہ کاری کھاتے

چند اسلامی بنکوں نے سرمایہ کاری کھاتوں کی بعض دوسری اسکیمیں وضع کرنے کی کوششیں بھی کی ہیں جن میں مخصوص سرمایہ کاری کھاتے (Specified Investment Account) بھی آتے ہیں۔ ان میں کھاتہ دار بنک کو ایک مخصوص رقم کسی خاص تجارت یا کسی خاص مشروع میں سرمایہ کاری کے لیے دیتے ہیں۔ اس صورت میں صرف اس مشروع سے حاصل شدہ منافع طے شدہ شرائط اور شرح کے مطابق بنک اور کھاتے دار کے درمیان تقسیم ہو گا اور اس کا بنک کے دوسرے اعمال کے نتائج سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

اس صورت میں بنک کھاتہ داروں کے وکیل کی حیثیت سے کام کرتا ہے اور اپنی خدمات کے لیے منافع کا ایک حصہ وصول کرتا ہے اس قسم کے سرمایہ کاری کھاتے اردنی اسلامی بنک میں کھولے گئے ہیں۔

۸۔ ایران میں سرمایہ کاری کھاتے

ایران میں اسلامی بنکاری کا نظام ۱۹۸۴ء میں قائم کیا گیا۔ اس نظام کے تحت ایرانی بنکوں کو دو طرح کے سرمایہ کاری کھاتے کھولنے کی اجازت دی گئی ہے۔

الف: کم مدتی سرمایہ کاری کھاتے

ب: طویل مدتی سرمایہ کاری کھاتے

کم مدتی سرمایہ کاری کھاتوں کے لیے کم از کم مدت تین ماہ، اور طویل مدتی کھاتوں کے لیے ایک سال یا اس سے زیادہ رکھی گئی ہے۔ موجودہ طریق عمل کے مطابق ایرانی بنک کم مدتی سرمایہ کاری جمع تین ماہ کے لیے قبول کر سکتے ہیں اور بعد میں ان میں ایک ماہ کی توسیع کی جا سکتی ہے۔ لیکن طویل مدتی جمع میں تین تین ماہ کی تجدید ہو سکتی ہے کم مدتی سرمایہ کاری کھاتے کم از کم دو ہزار ایرانی ریال سے اور طویل مدتی سرمایہ کاری کھاتے کم از کم پچاس ہزار ایرانی ریال سے کھولے جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں[۳۸]۔ ایران میں سرمایہ کاری کھاتے مندرجہ ذیل طریقوں سے کام کرتے ہیں۔

بنکوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ سرمایہ کاری کے لیے اپنا سرمایہ اور کھاتوں میں جمع رقوم کو ملا سکیں۔ سرمایہ کاری کے اعمال سے حاصل ہونے والا منافع بنکوں اور کھاتہ داروں کے درمیان تقسیم ہو گا۔ کھاتہ داروں کو منافع کی تقسیم سے پہلے کل منافع میں سے درکار محفوظات (Required reserve) کی رقم منہا کر لی جاتی ہے۔ بنک منافع کی شرح کا اعلان ہر چھ مہینے کی مدت پر طے کرتے ہیں اگر کھاتہ دار معینہ مدت سے پہلے رقم نکال لیتے ہیں یا وہ کم از کم متعینہ مقدار سے کم ہو جاتی ہے تو ان کو منافع میں کوئی حصہ نہیں دیا جاتا[۳۹]۔

ایرانی بنکوں کو اس بات کی بھی اجازت ہے کہ وہ صرف کھاتہ داروں کی رقم کی سرمایہ کاری کریں۔ یعنی اس میں اپنا سرمایہ نہ ملائیں، ایسی صورت میں بنک کھاتہ داروں کے وکیل کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور اپنے محنتانہ کے حقدار ہوتے ہیں۔ یہ ان پیشہ ورانہ خدمات کا معاوضہ ہے جو بنک سرمایہ کاری کے میدان میں انجام دیتا ہے۔ سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والا کل منافع کھاتہ داروں کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ بنک کی فیس منافع کی رقم میں سے تقسیم سے پہلے ہی منہا کر لی جاتی ہے۔ مزید براں، اس قسم کی جمع میں راس المال کو واپس کرنے کی گارنٹی دی جاتی ہے[۴۰]

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ غیر سودی بنکاری قانون ۱۹۸۳ء کی شق ۴ کے مطابق تمام ایرانی بنک قرض حسن کھاتوں (یعنی جاری کھاتوں اور بچت کھاتوں) میں جمع رقوم کے راس المال کو بجنسہ واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ تاہم وہ سرمایہ کاری کھاتوں میں جمع رقوم کے راس المال کا بیمہ کرا سکتے ہیں[۴۱]۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶

اسلامی بنکوں میں مالی وسائل کا استعمال

مالی وسائل کے استعمال میں اسلامی بنک اپنے پیش رو سودی بنکوں سے زیادہ مختلف ہیں۔ استعمال کی حد تک یہ اختلاف، مالی وسائل کے حصول سے کہیں زیادہ نمایاں ہے۔ ایسا ہونے کے کئی قرینِ قیاس اسباب ہیں۔ سودی بنکوں میں مالی وسائل کے استعمال کا بس ایک واحد طریقہ ہے۔ سود پر قرض دینا، جس کو مختلف مالیاتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے مختلف طرح سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلامی بنک، تحریم ربا کے باعث، اس طریقے کو استعمال میں نہیں لاسکتے۔ چنانچہ اسلامی بنکوں کو مالیات رسانی (Financing) کے ایسے طریقوں کی تلاش ہوئی جن میں ربا کا شائبہ نہ ہو، جن کے ذریعہ سرمایہ کاری کی مختلف النوع ضروریات کی تسکین ہو سکے اور وہ بنکوں کے لیے معقول اور محفوظ آمدنی کا ذریعہ بھی بن سکیں۔

اس ضمن میں اسلامی بنک کاروں اور ماہرین اقتصادیات نے اسلامی فقہ کی عظیم روایت سے استفادہ کیا اور بیع کے مختلف معاہدوں کو جو اسلامی دنیا کے بڑے حصے میں صدیوں سے جاری رہے ہیں، جدید لباس پہنایا، بیع کے یہ معاہدے فقہاء نے اشیاء کی خرید و فرخت کے لیے وضع کیے تھے۔ مالیاتی دنیا میں ان کا اطلاق ایک جدید اجتہاد ہے۔

ذیل میں ہم ان طریقوں کو بیان کریں گے جو اسلامی بینکوں میں مالی وسائل کے استعمال کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

بنیادی طور پر بیع کے سات طریقے ہیں جن کا اطلاق مالیاتی میدان میں کیا گیا ہے اور ان کو سرمایہ کاری کے اسلامی طریقے قرار دیا جاسکتا ہے، وہ طریقے یہ ہیں۔

- مرابحہ
- بیع موجل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مشارکت
- مضاربت
- ایجار یا اجارہ
- سرمایہ کاری
- قرض حسن

کچھ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ کم و بیش یہی طریقے ایران میں بھی رائج ہیں۔ پاکستان میں بنک دولت پاکستان نے ۱۲ ایسے طریقوں کی نشان دہی کی ہے جنھیں سرمایہ کاری کے غیر سودی طریقے قرار دیا گیا ہے۔ ایران میں غیر سودی سرمایہ کاری کے دس طریقے زیر استعمال ہیں۔ ان صفحات میں ہم پہلے چھ بنیادی طریقوں کی وضاحت کریں گے اور اس کے بعد رائج بقیہ طریقوں کا مطالعہ کریں گے۔

۱۔ مرابحہ

لفظ مرابحہ عربی لفظ "ربح" سے نکلا ہے جس کے لغوی معنیٰ "فائدہ" کے ہیں۔ مرابحہ سے مراد وہ بیع یا فروخت ہے جو فائدے کے ساتھ کی جائے اس کی کلاسیکی صورت درج ذیل ہے۔

زید کے پاس کوئی شے ہے جسے بکر خریدنا چاہتا ہے اس کی مرابحہ فروخت کی صورت یہ ہے کہ زید بکر کو یہ بتلائے کہ اس نے کتنی قیمت پر یہ شے خریدی تھی اور وہ کتنا منافع لے کر اس شے کو فروخت کرے گا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ شے مذکورہ زید کی اپنی ملکیت ہو، اس پر اسے قبضۂ مالکانہ حاصل ہو، یعنی اسے فروخت کرنے کا حق ہو۔ نیز معاملۂ مذکور بیع صالح کی دوسری تمام شرائط کو بھی پورا کرتا ہو۔

بیع کی دوسری تمام کلاسیکی شکلوں کی طرح بیع المرابحہ بھی دو افراد کے درمیان اشیاء کی خرید و فروخت کے لیے وضع کیا گیا تھا۔ اس کی موجودہ شکل میں اس کا اطلاق کاروباری اداروں (یعنی بنکوں) پر کیا گیا ہے اور اجناس کے بجائے سرمایہ کاری کے میدان میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ بیع مرابحہ کی موجودہ شکل کو بیع المرابحہ الامر بالشراء کہتے ہیں [۴۲]۔ سرمایہ کاری کے ایک غیر سودی متبادل کی شکل میں اس طریق کار کو اسلامی بنکوں میں کافی مقبولیت حاصل ہے اندازہ کیا جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اسلامی بنکوں کے مالیاتی اعمال ۸۰ سے ۹۰ فیصدی تک مرابحہ پر منحصر ہوتے ہیں۔ اس مقالہ میں ہم مرابحہ کے فقہی پہلوؤں سے قطع نظر کرتے ہوئے اس کے عملی پہلو پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔

اسلامی بنکوں میں مرابحہ پر مندرجہ ذیل طریقے سے عمل کیا جاتا ہے۔

۱۔ فرض کیجئے کہ کوئی بیوپاری (یا صنعت کار جو بنک کا گاہک ہے) کسی خاص چیز کو خریدنا چاہتا ہے۔ یہ چیز مشینری، خام مال، تعمیری سامان، جیسے سیمنٹ، لوہا یا آلات جیسے کمپیوٹر، یا دیرپا اشیاء صرف جیسے موٹر کار، کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ گاہک کے پاس اس چیز کو خریدنے کے لیے وافر روپیہ نہیں ہے اور وہ اس مقصد کے لیے اسلامی بنک کے پاس آتا ہے کہ اسلامی بنک اس کو ضروری سرمایہ فراہم کر دے تا کہ وہ کچھ وقت کے بعد اس کو واپس کر سکے۔

۲۔ اگر اسلامی بنک اس تجویز سے اور گاہک کی مالی حیثیت سے مطمئن ہو تو وہ شے مذکورہ کی صفات اس کی بازار میں موجودگی، قیمت اور فراہم کاروں Suppliers کے بارے میں معلومات جمع کرے گا۔ یہ کام بنک خود کر سکتا ہے یا اپنے کسی ایجنٹ سے کرا سکتا ہے۔ یہ تمام معلومات بنک گاہک کو فراہم کرنے کے ساتھ اسے درکار شے کی بازاری قیمت سے اور اس منافع سے آگاہ کرے گا جو بنک اس سودے پر لینا چاہتا ہے اگر یہ تمام شرائط گاہک کو قابل قبول ہوں تو وہ بنک سے مرابحہ اعمال مکمل کرنے کی ایک درخواست کرے گا۔ بعض حالتوں میں معلومات اکٹھا کرنے کی ذمہ داری خود گاہک کو سونپی جا سکتی ہے۔ بنک کو اس بات کا اختیار حاصل ہو گا۔ کہ وہ ان معلومات کو جوں کا توں قبول کر لے یا اپنے ذرائع سے ان کی تصدیق کرائے۔

۳۔ بنک اپنی مرضی کے کسی بائع سے شے مذکورہ خریدے گا جس کی خریداری کی درخواست گاہک کی جانب سے کی گئی ہے۔ بنک اس چیز کی قیمت کی نقد ادائیگی براہ راست فراہم کار کو کرے گا۔ اگر مذکورہ شے کی فروخت کار رجسٹریشن قانوناً ضروری ہو۔ (مثلاً کار یا مکان، یا کاروباری بلڈنگ) تو رجسٹریشن بنک کے نام پر ہو گا۔

۴۔ بنک کے نام شے مذکورہ کی ملکیت منتقل ہو جانے کے بعد، بنک اس چیز کو ایک طے شدہ قیمت پر گاہک کے ہاتھ فروخت کر دے گا۔ اس مرحلہ پر بنک اور گاہک کے درمیان ایک معاہدہ ہو گا جس میں اس چیز کی اصل قیمت (جو بنک کے لیے لاگت ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنک کا منافع اور نئی قیمت (لاگت + منافع) جس پر گاہک اس چیز کو خرید رہا ہے سب واضح طور پر درج کیے جائیں گے۔ یہ بیع، قیمت کے التوا (Deffered payment) کی بنیاد پر ہو گی یعنی گاہک مستقبل میں کسی معینہ وقت پر ادا کرے گا۔ یہ ادائیگی یکمشت بھی ہو سکتی ہے اور بالاقساط بھی۔ قسطوں کی صورت میں، ہر قسط کی ادائیگی کی مدت یا تاریخ بھی طے کی جائے گی۔

اسلامی نقطۂ نظر سے مرابحہ فروخت کے معاہدہ کے صالح ہونے کے لیے بعض شرائط اور بھی ہیں۔ اولاً یہ ضروری ہے کہ گاہک کو اس چیز کی اصل قیمت اور بنک کے منافع دونوں سے واضح طور پر آگاہ کیا جائے اور منافع کا فیصلہ فریقین کی باہمی رضامندی سے ہو۔ ثانیاً شے مذکورہ یا اشیاء جو مرابحہ کی بنیاد پر فروخت کی جانی ہیں۔ نہ صرف بنک کی ملکیت میں ہوں بلکہ ان پر بنک کا قبضۂ مالکانہ بھی ہو، گاہک کو فروخت کیے جانے سے پہلے اشیاء کا بنک کے قبضہ میں آجانا ضروری ہے۔ ثالثاً بنک اور فراہم کار کے درمیان معاملہ، بنک اور گاہک کے معاملہ سے الگ اور آزاد ہونا ضروری ہے۔ مرابحہ کی صحت کے لیے دو معاملے ضروری ہیں۔ اسی لیے بعض اسلامی بنک مرابحہ فروخت کے معاملات کو دو مراحل میں مکمل کرتے ہیں اور اس کے لیے دو الگ الگ معاہدوں کے فارم استعمال کرتے ہیں۔ پہلے مرحلہ میں گاہک بنک سے مرابحہ کا معاملہ کرنے کے لیے درخواست کرتا ہے اس معاہدے میں گاہک یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر بنک نے وہ شے خرید لی جو اس کو درکار ہے تو وہ اس شے کو بنک سے خریدے گا۔ یہاں یہ امر محل نظر ہے کہ وعدے کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جسے قانوناً نافذ کیا جا سکے۔ چنانچہ گاہک کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا ارادہ بدل دے۔ اس صورت میں بنک اس خطر انگیزی (Risk) کا سامنا کرتا ہے کہ اگر گاہک نے اپنی درخواست کردہ شے نہ خریدی تو بنک کو نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ دوسرا مرحلہ وہ معاہدہ ہے جو بنک اور گاہک کے درمیان قیمت کے التوا کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ یہ معاہدہ دراصل مرابحہ فروخت کا معاہدہ ہے جس میں پرانی قیمت، بنک کا فائدہ اور نئی قیمت اور اس کی ادائیگی کی شرطیں واضح طور پر بیان کی جاتی ہیں۔

اسلامی مالیاتی ادارے مرابحہ کی بنیاد پر وضع کیے جانے والے سرمایہ کاری کے طریقوں کو مختلف ناموں سے استعمال کر رہے ہیں۔ مثلاً پیداوار افزائش پروگرام (Support Production) قلیل مدت کی سرمایہ کاری (Short Term Financing) یا معاہدہ خرید و فروخت (Sale & Purchase Contract) وغیرہ۔ مرابحہ کا استعمال مختلف طریقوں کی سرمایہ کاری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کافی بڑے پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ مختلف زمروں کی مالی ضروریات مرابحہ کے ذریعہ پوری کی جاتی ہیں۔ مثلاً صارفین کے لیے دیرپا اشیائے صرف، کار، ریفریجریٹر اوردوسری اشیاء کی خریداری، مکانوں کی خریداری کے لیے سرمایہ کی فراہمی، پیداواری زمرے میں مشینری آلات اور خام مال فراہم کرنے کے لیے سرمایہ کی فراہمی وغیرہ۔ لیکن مرابحہ کا زیادہ تر استعمال قلیل مدتی تجارت کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

ذیل میں مرابحہ طریق سرمایہ کاری کے بعض اہم اطلاقات بیان کیے گئے ہیں۔

(الف) پروانۂ قرض جاری کرنے میں مرابحہ کا اطلاق

Application of Murabahah in letter of Credit

مرابحہ کا ایک اہم استعمال پروانۂ قرض (Letter of Credit) جاری کرنے میں ہوتا ہے۔ مرابحہ کی بنیاد پر پروانۂ قرض کس طرح جاری کیا جاتا ہے اس کی مثال دوبئی اسلامی بنک سے دی جاسکتی ہے۔

اول: گاہک تحریری طور پر بنک سے درخواست کرتا ہے کہ بیرون ملک سے کچھ اشیاء درآمد کرنے کے لیے اس کے حق میں پروانۂ قرض جاری کیا جائے۔ وہ اپنی درخواست کے ساتھ تمام ضروری دستاویزات منسلک کرتا ہے۔

دوم: درخواست کا جائزہ لینے کے بعد اور ضروری ضمانتوں کے حصول کے بعد بنک گاہک کے نام پر ایک پروانۂ قرض جاری کر دیتا ہے اور اس کی نقول برآمد کنندہ اور اس کے بنک کو ارسال کردی جاتی ہیں۔

سوم: گاہک بنک کے ساتھ "وعدۂ خریداری"(Promise to buy) کے معاہدہ پر دستخط کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ درآمد شدہ مال خریدنے کا وعدہ کرتا ہے۔ اشیاء کی قیمت اور فراہمی کی دوسری تفاصیل باہمی گفت وشنید کے ذریعہ طے ہوتی ہیں۔

چہارم: پروانۂ قرض کی نقول ملنے کے بعد غیر ملک میں برآمد کنندہ، تمام دستاویزات، اور برآمد کیا جانے والا مال، بنک کے حوالے کر دیتا ہے، اشیاء روانہ کردی جاتی ہیں اور اس کی دستاویزات بیرونی بنک کے ذریعہ اسلامی بنک کو روانہ کردی جاتی ہیں۔

پنجم: اسلامی بنک درآمد شدہ اشیاء کا قبضہ لینے کے بعد گاہک (درآمد کنندہ) کے ساتھ بیع المرابحہ کا معاہدہ کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) مرابحہ کے بعض دوسرے اطلاقات

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ مرابحہ اسلامی بنکوں کے درمیان سرمایہ کاری کا ایک مقبول ترین طریقہ ہے اس لیے اس کا اطلاق مختلف زمروں میں کیا جا رہا ہے۔ ذیل میں مرابحہ کے بعض ایسے اطلاقات بیان کیے جا رہے ہیں جن کا استعمال اردنی اسلامی بنک میں کیا جاتا ہے۔

(الف) مرابحہ کا استعمال ان اشیاء کی خریداری کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جن کو رہن رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص بنک کے پاس اس درخواست کے ساتھ آتا ہے کہ بنک کار خریدنے کے لیے اس کو سرمایہ فراہم کرے۔ بنک اس شخص کی طرف سے کار خریدے گا اور وہ شخص اس بات کا وعدہ کرے گا کہ وہ اس کار کو بنک سے خریدے گا۔ بنک کار ڈیلر کے نام بل جاری کرتا ہے اور کار کا رجسٹریشن بنک کے نام میں کیا جاتا ہے۔ ڈیلر ضروری دستاویزات بنک کو دکھا کر اپنی قیمت وصول کر لیتا ہے۔ اب بنک اس کار کو گاہک کے ہاتھ فروخت کرتا ہے اس مرحلہ پر رجسٹریشن گاہک کے نام پر ہوتا ہے۔ فروخت کا یہ معاہدہ قیمت کے التوا کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ بنک ضروری ضمانت حاصل کر لیتا ہے۔ ضمانت میں یہ شق بھی شامل ہو سکتی ہے کہ گاہک بنک کے پاس کار رہن رکھ دے۔

آراضی اور عمارتوں کی خریداری کے لیے بھی مرابحہ کا طریقہ اسی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن فرق صرف یہ ہے کہ معاہدہ کی لاگت میں اضافہ ہو جائے گا کیونکہ آراضی اور عمارتوں کا دوبارہ رجسٹریشن کرانے میں کافی خرچ ہوتا ہے۔

(ب) اردنی اسلامی بنک افراد کو ان چیزوں کی خریداری کے لیے بھی سرمایہ فراہم کرتا ہے جن کو رہن نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ جیسے بجلی کی اشیاء اور گھریلو استعمال کی دیرپا اشیاء اس کے لیے جو طریقہ سرمایہ کاری اپنایا جاتا ہے وہ تقریباً ویسا ہی ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خریدار کے ذریعہ قیمت کے التوا کی بنیاد رہن کے بجائے ایک پرونوٹ (Promissary Note) ہوتا ہے جس کو مرابحہ کی شرائط کے مطابق لکھا جاتا ہے۔

اسلامی بنکوں میں مرابحہ کے کامیاب استعمال سے متاثر ہو کر بعض سودی بنکوں نے بھی اس طریقہ سرمایہ کاری کا استعمال شروع کر دیا ہے اس کے لیے وہ اسلامی بنکاری کا ایک شعبہ قائم کر دیتے ہیں۔ جس کو بنکاروں کی اصطلاح میں "اسلامک ونڈو" (Islamic Window) کہا جا سکتا

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس کے ذریعہ مالی وسائل ایسے طریقوں سے اکٹھے کیے جاتے ہیں اور ان کا استعمال بھی ایسے طریقوں میں کیا جاتا ہے جن میں سود کی آمیزش نہ ہو۔ لندن میں بی سی سی آئی نے ایسی اسلامک ونڈوز کھول رکھی تھیں۔ سعودی عرب کے سب سے بڑے تجارتی بنک نیشنل کمرشل بنک نے ایک بین الاقوامی تجارتی فنڈ قائم کیا جو مرابحہ کے اصولوں پر کام کرتا ہے۔ یہ فنڈ یونٹس (Units) پر مشتمل ہے۔ سرمایہ کاروں کو ان یونٹس کی فروخت کے ذریعہ فنڈ کے لیے مالی وسائل اکٹھا کیے جاتے ہیں۔ یونٹ فنڈ کی سرمایہ کاری میں ایک حصہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ فنڈ کے مالی وسائل کا استعمال، مرابحہ کے ذریعہ بین الاقوامی بازار میں اشیاء کی خرید کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ اشیاء خریداروں کو قیمت میں التواء کی بنیاد پر فروخت کر دی جاتی ہیں۔ ان اعمال سے حاصل ہونے والا منافع فنڈ کے راس المال میں شامل کر دیا جاتا ہے جس سے یونٹس کی قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ فنڈ کے ذریعہ زیادہ تر قلیل مدتی سرمایہ فراہم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کسی ایک کاروباری عمل کے لیے فراہم کیے گئے سرمایہ کی زیادہ سے زیادہ مدت ایک سال مقرر کی گئی ہے۔

۲۔ بیع مؤجل

بیع مؤجل بھی ایک کلاسیکی تکنیک ہے۔ اس کو عربی میں بیع بالثمن الاجل بھی کہتے ہیں یعنی ایسا سودا جس میں قیمت کی ادائیگی تاخیر سے کی جائے۔ اسلامی فقہ کی رو سے ایسی بیع جائز قرار دی جاتی ہے جس میں شے کی ادائیگی تو فوری طور پر کی جائے لیکن قیمت کی ادائیگی کو ایک مقررہ مدت تک ملتوی کر دیا جائے۔ فقہا کی رائے میں ایسی صورت میں زیادہ قیمت وصول کی جا سکتی ہے۔

کچھ اسلامی بنکوں میں سرمایہ فراہم کرنے کے لیے بیع مؤجل کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے بنک اسلام ملائشیا قابل ذکر ہے۔ ذکریاماں کے بیان کے مطابق بنک اسلام ملائشیا میں بیع مؤجل کا استعمال مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتا ہے۔

"پہلے تو بنک گاہک کی ضروریات، مدت اور ادائیگی کے طریقے کا تعین کرتا ہے۔ پھر بنک گاہک کو درکار چیز خریدتا ہے اور اس کے ہاتھ طے شدہ قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ قیمت میں لاگت اور بنک کا منافع دونوں شامل ہوتے ہیں۔ بنک کا منافع، مدت اور چیز کی نوعیت کے لحاظ سے متعین کیا جاتا ہے"[۴۳]۔

پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی بیع مؤجل کو سودی قرضوں کا ایک متبادل تسلیم کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی کونسل نے خبردار کیا ہے کہ اس طریقہ کار کو احتیاط سے استعمال کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا چاہیے ورنہ پچھلے دروازوں سے سود کے در آنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے[۴۴]۔ تاہم اس کے باجود پاکستان میں تجارتی بنک کثرت سے بیع مؤجل کا استعمال کرتے ہیں[۴۵]۔

۳۔ مشارکت

اسلامی بنک کاری کے نقطۂ نظر سے مشارکت کو مرابحہ کے مقابلہ میں سرمایہ کاری کا ایک بہتر طریقہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ لفظ مشارکت عربی لفظ شرکت سے ماخود ہے۔ جس کے معنی حصہ داری ہیں۔ اسلامی فقہ کے ماہرین کے مطابق، مشارکت کی تشریح، آیات قرآنی سنت اور علماء کے اجماع سے ثابت ہے[۴۶]۔

اسلامی بنک اور دوسرے مالیاتی ادارے "شرکت عنان" اور "شرکت وجوہ" کا استعمال آسانی سے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ شرکت کی یہ اقسام دوسری اقسام کے مقابلے میں زیادہ لچک دار ہیں۔

اسلامی بنکوں میں سرمایہ کاری کے لیے مشارکت کا استعمال مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتا ہے۔

ایک یا ایک سے زائد افراد کسی مشروع کے لیے سرمایہ حاصل کرنے کی غرض سے اسلامی بنک کے پاس آتے ہیں۔ بنک دوسرے کاروباری افراد کے ساتھ مل کر پروجیکٹ کے لیے درکار، پورے سرمایہ کا بندوبست کرتا ہے۔ بنک اور دوسرے تمام شرکاء کو پروجیکٹ کے لیے انتظام و انصرام میں شامل ہونے کا حق ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شریک چاہے تو اپنے اس حق سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ نفع ایسے تناسب سے تقسیم کیا جائے گا جو سب کی رضامندی سے پہلے سے طے شدہ ہو۔ لیکن نقصان میں سب اسی تناسب سے شریک ہوں گے جو ان کے لگائے گئے سرمایہ کے درمیان ہو۔

مشارکت کی مندرجہ ذیل قسمیں اسلامی بنکوں کے درمیان مقبول ہیں۔

الف۔ مستقل مشارکت:

اس طریقہ میں اسلامی بنک مختلف کمپنیوں کے حصص میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں اور اپنے سرمایہ کے تناسب میں نفع میں سے حصہ پاتے ہیں۔ شرکت کی اس صورت میں معاہدہ ختم ہونے کی مدت کا تعین نہیں کیا جاتا۔ اس لیے شرکت کا معاہدہ اس وقت تک جاری رہ سکتا ہے جب تک کہ شرکاء چاہیں۔ اسی لیے اسے مستقل مشارکت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے پکارتے ہیں۔

ب۔ مشارکت متناقصہ: شرکت کی یہ ایک خاص قسم ہے جس کے دوران شریک غالب کا حصہ بتدریج کم ہوتا جاتا ہے اور بالآخر صفر رہ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرا شریک پروجیکٹ کا مالک بن جاتا ہے۔ اس کی عملی صورت مندرجہ ذیل ہے۔

بنک کسی پروجیکٹ میں ایک مالی شریک کی حیثیت سے حصہ لیتا ہے۔ پروجیکٹ سے ہونے والی متوقع آمدنی کا پیش قیاسی (Forecasting) کے ذریعہ تعین کر لیا جاتا ہے۔ بنک اور شریک کے درمیان ایک معاہدہ قرار پاتا ہے۔ جس کی رو سے بنک ایک شریک کی حیثیت میں منافع کا حصہ دار بنتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی معاہدہ کی ایک دوسری شق کی رو سے پروجیکٹ کی خالص آمدنی (Net Income) کا ایک حصہ بنک کو اس کے راس المال کی ادائیگی کے لیے دیا جاتا ہے۔ بقیہ آمدنی دوسرا شریک رکھتا ہے۔ اس طرح پروجیکٹ میں بنک کی حصہ داری رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے اور دوسرے فریق کا حصہ بڑھتا رہتا ہے بالآخر فریق ثانی پروجیکٹ کا مکمل مالک بن جاتا ہے اور اسے بنک کو کسی قسم کی کوئی ادائیگی نہ کرنا ہو گی۔

اردنی اسلامی بنک نے مشارکت متناقصہ کی تکنیک تجارتی اور رہائشی عمارتوں کی تعمیر کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے کامیابی سے استعمال کی ہے۔ ان منصوبوں کو اس بنیاد پر سرمایہ فراہم کیا گیا کہ بنک کو شراکت دار کی حیثیت سے خالص منافع کا ایک حصہ اور راس المال کی ادائیگی کی قسط کا دوسرا حصہ ملے گا۔ جب بنک کی دی گئی رقم کی پوری طرح ادائیگی ہو چکتی ہے تو ملکیت فریق ثانی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور بنک کا کوئی دعویٰ باقی نہیں رہتا اردنی اسلامی بنک نے اربد میں ایک تجارتی کو مپلیکس اور زرقا میں ایک ہسپتال کی تعمیر اسی اصول پر کرائی ہے۔

ج۔ داخلی تجارت میں مشارکت کا اطلاق: البرکہ اسلامی بنک (سوڈان) داخلی تجارت اور مقامی بازار میں اشیاء کی خرید اور فروخت کے لیے مشارکت کا استعمال کر رہا ہے، یہ تکنیک مندرجہ ذیل طریقے سے کام کرتی ہے۔

بنک کسی تاجر کے ساتھ مقامی اشیاء کی خرید و فروخت کے لیے شرکت کا معاہدہ کرتا ہے۔ اشیاء کی کل لاگت خرید کو تمام شرکاء کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہر حصہ دار اپنے حصہ کی رقم فراہم کرتا ہے۔ معاہدہ پر دستخط ہو جانے کے فوراً بعد خاص اس معاملے کے لیے ایک مشارکت کھاتہ کھولا جاتا ہے جس میں تمام لین دین کا اندراج

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جاتا ہے۔ تاجر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اشیاء کی خرید و فروخت کا انتظام کرے۔ منافع کی تقسیم مندرجہ ذیل طریقے سے عمل میں آتی ہے۔

پہلے تو خالص منافع کا ایک طے شدہ فی صد حصہ اس تاجر کو دیا جاتا ہے جو انتظام و انصرام کا بار اٹھاتا ہے۔ بقیہ مشارکت معاہدہ کے حصہ داروں میں ان کے سرمایہ کے تناسب سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ نقصان ہونے کی صورت میں تمام حصہ دار اپنے سرمایہ کے تناسب سے نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔

د۔ درآمدی تجارت میں مشارکت کا اطلاق: سوڈان کا البرکہ اسلامی بنک اشیاء کی درآمد کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے بھی مشارکت کا استعمال کرتا ہے یہ معاملہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ویسا ہی ہوتا ہے جس کی وضاحت داخلی تجارت کے ضمن میں اوپر کی گئی۔ لیکن بعض تفصیلات میں فرق ہے۔

درآمد کنندہ بنک سے بعض اشیاء کی درآمد اور فروخت میں حصہ لینے کی درخواست کرتا ہے۔ درآمد کی کل لاگت کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور فریقین کے سرمایہ کے تناسب کا تعین کیا جاتا ہے۔ عام طور پر درآمد کی کل لاگت غیر ملکی کرنسی یا امریکی ڈالروں میں بتائی جاتی ہے۔ معاہدے پر دستخط ہو جانے کے فوراً بعد درآمد کنندہ اپنے حصہ کی رقم کی ادائیگی کر دیتا ہے اور اسے اس معاملہ سے مخصوص مشارکت کھاتہ میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ درآمد کنندہ اپنے ذمہ کل رقم میں سے ایک حصہ کی ادائیگی بھی کر سکتا ہے جبکہ بقیہ رقم بالاقساط، بلوں کی وصولیابی پر ادا کی جاتی رہیں گی۔ بعد ازاں بنک درآمد کنندہ کے نام پروانۂ قرض (Letter of Credit) جاری کرتا ہے۔ اوراشیاء کی روانگی کی دستاویزات وصول ہونے کے بعد برآمد کنندہ کو مکمل ادائیگی کر دیتا ہے۔ اشیاء کی بیمہ لاگت مشارکت کھاتہ کے اخراجات میں درج کی جاتی ہے۔ اشیاء کی درآمد، کسٹم سے منظوری اور ان کی فروخت کی ذمہ داری درآمد کنندہ پر ہوتی ہے۔ خالص منافع شرکاء کے درمیان پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق اور نقصان، سرمایہ کے تناسب سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

ہ۔ مشارکت کے اصول پر پروانۂ قرض کا اجراء: مشارکت کے اصول پر پروانۂ قرض جاری کرنے کا تجربہ بنک اسلامی ملائشیا نے کیا ہے اس کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

تاجر بنک کو اپنے پروانۂ قرض کی ضروریات سے آگاہ کرتا ہے۔ اس کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشارکت کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کرنے کی شرائط طے کی جاتی ہیں۔ تاجر الودیعت کے اصول کے تحت درآمد کی جانے والی اشیاء کی لاگت کا ایک حصہ بنک کے پاس جمع کراتا ہے۔ بعد ازاں بنک پروانۂ قرض جاری کرتا ہے اور اپنے جوڑی دار بنک کو پوری ادائیگی کر دیتا ہے۔ جس میں بنک کا سرمایہ اور تاجر کی جمع شدہ رقم دونوں شامل ہوتے ہیں اس کے بعد دستاویزات تاجر کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔

تاجر اشیاء کا قبضہ حاصل کرتا ہے اور ان کو معاہدہ کی شرائط کے مطابق فروخت کرتا ہے۔ اس عمل کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا منافع معاہدے کی شرائط کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔

و۔ زرعی زمرے میں مشارکت کا اطلاق : سوڈان میں اسلامی بنکوں اور خاص طور پر سوڈانی اسلامی بنک نے مشارکت کے اطلاق کے لیے زرعی شعبے کا انتخاب کیا ہے جس میں اسلامی ممالک میں زرعی اور دیہی ترقی کے بے پناہ امکانات پوشیدہ ہیں۔ سوڈانی اسلامی بنک کاشتکاروں کو مشارکت کے ذریعہ سرمایہ فراہم کرنے کے تجربے کر رہا ہے اور اس مقصد کے لیے بنک نے دیہی ترقی کا ایک الگ شعبہ قائم کیا ہے۔ زرعی زمرے میں مشارکت کا اطلاق درج ذیل طریقے سے ہوتا ہے۔

سوڈانی اسلامی بنک اور کاشتکار مشارکت کا ایک معاہدہ کرتے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت بنک کاشتکار کو مستقل اثاثے (Fixed Assets) مثلاً ہل، ٹریکٹر، سینچائی پمپ اور دوسرے زرعی آلات، نیز چالو سرمایہ (Working Capital) جیسے ایندھن، تیل، بیج، جراثیم کش دوائیں، کیمیاوی کھاد وغیرہ فراہم کرتا ہے۔ کاشتکار آراضی، محنت اور انتظامی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ کاشتکار کو نقد روپیہ فراہم نہیں کیا جاتا۔ مشارکت کا معاہدہ ہونے کی وجہ سے ضمانتوں، یا رہن وغیرہ کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ صرف شخصی ضمانت کافی سمجھی جاتی ہے، منافع کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تو خالص منافع کا تیس فیصد حصہ کاشتکار کو اس کے انتظامی امور کی اجرت کی حیثیت سے دیا جاتا ہے اور باقی ستر فیصد حصہ کاشتکار اور بنک کے درمیان ان کے سرمایہ کے تناسب کی رو سے تقسیم ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مضاربت

مضاربت کو قراض یا مقارضہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ کلاسیکی طور پر یہ سرمایہ اور محنت کے درمیان تعاون کا ایک معاہدہ ہے جس میں ایک فریق سرمایہ اور دوسرا محنت اور انتظامی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ دوسرے معاہدوں کی طرح مضاربت بھی افراد کے لیے وضع کیا گیا تھا اور اس کا خاص میدان تجارت تھا۔ اداروں پر اس کا اطلاق اور مالیاتی زمرے تک اس کی وسعت دور جدید کے اجتہادات ہیں۔

مضاربت کے نظریاتی اور فقہی پہلوؤں کا احاطہ اس سلسلہ مضامین کے اس حصے میں کیا جا چکا ہے جس میں اسلامی بنک کاری کی نظریاتی بنیادوں کا جائزہ لیا گیا ہے اس لیے یہ حصہ صرف اس کے عملی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔

گو کہ مسلم ماہرین اقتصادیات کی رائے میں مضاربت اسلامی بنک کاری کے لیے بہتر بنیادیں فراہم کرتا ہے اور مضاربت پر قائم بنک کاری کو سودی بنک کاری کے مقابلہ میں زیادہ کار گزار ثابت کرنے والی تحقیقات بھی سامنے آئی ہیں۔ اس کا ہم عصر اطلاق دشواریوں سے خالی نہیں ہے۔ مثلاً ملک کا قانونی نظام رب المال کو ایسے تحفظات فراہم کرے تا کہ وہ مضاربت کی بنیاد پر منصوبوں کی سرمایہ کاری کے لیے تیار ہو۔

اس کے علاوہ بعض دوسرے اسباب کی بناء پر بھی مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کرنے والے اسلامی بنکوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ مزید براں ان چند اسلامی بنکوں کے درمیان جنھوں نے مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کی جرأت کی ہے، اعمال کی تعداد یا سرمایہ کاری کی رقم، کچھ زیادہ قابل لحاظ نہیں ہے۔

اردنی اسلامی بنک ان چند اسلامی بنکوں میں سے ایک ہے جو مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ بنک کا قانون دو قسم کی مضاربت کی نشان دہی کرتا ہے: انفرادی مضاربت اور مشترکہ مضاربت، انفرادی مضاربت کے تحت اردنی اسلامی بنک کسی ایک فرد یا کمپنی کو نفع اور نقصان میں شرکت کے اصول پر سرمایہ فراہم کرتا ہے اور مشترکہ مضاربت سرمایہ کاروں اور بنک کے درمیان تسلسل کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ سرمایہ کار اپنا سرمایہ ایک مخصوص فنڈ میں رکھتے ہیں جن کا استعمال بنک اپنے سرمایہ کاری کے اعمال میں کرتا ہے۔ سرمایہ کاروں کو حاصل شدہ منافع کا ایک حصہ دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسکیمیں جن میں ان کا سرمایہ لگا ہو مکمل ہو چکی ہوں یا نہ ہوئی ہوں۔

بعض سرمایہ کار کمپنیاں (Investment Companies) تجارتی کمپنیوں کے حصص

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خریداری کو بھی مضاربت کی ایک شکل قرار دیتی ہیں۔ اس صورت میں سرمایہ کار اپنا سرمایہ، کمپنی کے حوالے کر دیتے ہیں اور کمپنی اپنی صوابدید کے مطابق ان رقوم کو اسٹاک اور حصص میں لگاتی ہے۔ کمپنی کو مضارب کی حیثیت سے نفع کا ایک حصہ ملتا ہے۔

ایران میں مضاربت کو بنکوں اور کارانداروں کے درمیان قلیل حصہ داری (شراکت) قرار دیا جاتا ہے۔ پروجیکٹ کی تمام مالی ضروریات بنک پوری کرتا ہے اور کاراندار پروجیکٹ کا انتظام و انصرام کرتے ہیں۔ مضاربت معاہدے کے دونوں فریق پروجیکٹ سے حاصل ہونے والے منافع میں پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق شریک ہوں گے۔ ایران کے مالی حکام نے بنکوں کو ہدایت دے رکھی ہے کہ وہ امداد باہمی اداروں کو اپنے مضاربت کے اعمال میں فوقیت دیں۔

۵۔ ایجار یا اجارہ (پٹے داری Leasing)

اسلامی شریعت اس بات کی بھی اجازت دیتی ہے کہ کسی اثاثے کا مالک، اپنے اثاثہ کو کرایہ پر دے سکتا ہے اور کرایہ دار کو اثاثے سے حاصل ہونے والے منفعت کے بدلے میں پہلے سے طے شدہ اثاثہ حاصل کر سکتا ہے۔ عقد ایجار کو بھی عقود (معاہدوں کی دوسری تمام شرعی شرائط) کو پورا کرنا چاہیے، جیسے معاہدہ واضح ہو، باہمی رضامندی سے کیا گیا ہو اور فریقین کی ذمہ داریاں اور ان کو حاصل ہونے والی منفعت واضح طور پر معاہدے میں شامل کی گئی ہو۔

موجودہ دور میں اسلامی بنک ایجار کو سرمایہ کاری کے ایک طریقے کے طور پر استعمال کرنے لگے ہیں اس کی مثال درج ذیل ہے۔

بنک کچھ آلات یا مشینری خریدتا ہے۔ جس کی کسی کار انداز کو کسی صنعتی پروجیکٹ میں ضرورت ہے۔ بنک اس مشینری کو کار انداز کو پٹے داری پر دے دیتا ہے۔ پٹے داری میں مدت کم از کم تین ماہ سے لے کر زیادہ سے زیادہ پانچ برس تک ہو سکتی ہے۔ معاہدہ میں مہلت کی مدت شامل ہو سکتی ہے لیکن اگر فریقین اس کی ضرورت نہیں سمجھتے تو اس کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ پٹے داری کے معاہدہ کے وقت فریقین کی رضامندی سے کرایہ کی ادائیگی کا ایک جدول تیار کیا جاتا ہے جس میں پٹے داری کی مدت اور بنک کے ذریعہ کی گئی سرمایہ کاری کی رقم کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ بنک کو اس کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ دوسرے پٹہ داروں کو بھی پٹہ داری میں شرکت کے لیے مدعو کر سکے۔ ایسا عام طور پر ان پروجیکٹوں میں کیا جاتا ہے۔ جن میں کافی بڑی رقم کی سرمایہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاری کی ضرورت ہو۔ مثلاً ایک اسلامی بنک بحری جہاز خرید کر کسی کمپنی کو پٹے داری پر دینا چاہتا ہے جس کے لیے کئی ملین ڈالر کی ضرورت ہو گی۔ اس پروجیکٹ میں اسلامی بنک کئی سرمایہ کاروں کو شامل کر سکتا ہے اور تمام حصہ دار کرایہ کی آمدنی سے ہونے والے منافع میں شریک ہو سکتے ہیں۔ بنک کسی حصہ دار کے حصص دوبارہ خریدنے کے حقوق محفوظ رکھ سکتا ہے۔

بنک اسلام ملائشیا ان چند اسلامی بنکوں میں ہے جو سرمایہ کاری کے لیے پٹہ داری کا استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان میں پٹے داری کو ایک منظور شدہ طریقۂ سرمایہ کاری کی حیثیت حاصل ہے۔ بنک دولت پاکستان نے تجارتی بنکوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ زرعی زمرے میں ٹیوب ویل، ٹریکٹر، ماہی گیری کی کشتیاں، ٹرانسپورٹ کی مشینری اور شمسی توانائی کی مشینری وغیرہ پٹے داری پر دے سکتے ہیں۔

اجارہ یا پٹے داری کی قابل ذکر قسمیں درج ذیل ہیں۔

الف۔ اجارہ و اقتناع: اس معاملہ کے پس پشت یہ خیال ہے کہ ایک اثاثہ کسی کرایہ دار کو پٹے داری پر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی کرایہ دار کو یہ سہولت بھی دی جائے کہ اگر وہ چاہے تو اس اثاثے کو طے شدہ قیمت پر خرید لے۔ اس تکنیک کو عربی میں "اجارہ و اقتناع" اور انگریزی میں Lease Purchase Scheme کہتے ہیں کئی اسلامی بنک مختلف طریقوں سے اس تکنیک کو استعمال کرتے ہیں جن میں سے بعض یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

البرکہ انوسٹمنٹ کمپنی، کثیر سرمایہ والی اشیاء مثلاً بڑی عمارتوں، صنعتی مشینری اور بھاری انجینئرنگ مشینری کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے اجارہ و اقتناع کا استعمال کرتی ہے، سرمایہ کاروں کو کرایہ کی رقم میں سے ماہانہ قسطیں دی جاتی ہیں۔ پٹے داری کی مدت ختم ہونے پر کرایہ دار اثاثے کو خرید لیتا ہے۔

بنک اسلام ملائشیا بھی اجارہ و اقتناع کی تکنیک استعمال کرتا ہے، طریقۂ کار تقریباً وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا صرف اس فرق کے ساتھ کہ معاہدے کے وقت کرایہ دار اور بنک کے درمیان معاہدے میں یہ شق شامل کی جاتی ہے کہ پٹے داری کی مدت ختم ہونے کے بعد کرایہ دار طے شدہ قیمت پر اثاثہ کو خریدے گا اور کرایہ کی رقم، جو اس مدت کے دوران ادا کی گئی، قیمت کا ایک حصہ تصور کی جائے گی۔

ایران کے اسلامی بنک بھی درکار مشینری، آلات نیز منقولہ و غیر منقولہ جائداد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروباری اداروں کو کرایہ پر دیتے ہیں۔ معاہدے کے وقت کاروباری اداروں کو یہ ضمانت دینا ہوتی ہے کہ اگر معاہدہ فریقین کے لیے قابل قبول ہو تو وہ اثاثے پر فوراً قبضہ لینے کے لیے تیار ہیں، پٹے داری کی مدت، اثاثے کی مفید مدت حیات (Useful life) سے زیادہ نہیں ہو سکتی ہیں۔ جس کا تعین بنک مرکزی ایران کرتا ہے۔ مزید براں ۱۹۸۳ء کے غیر سودی بنک کاری قانون کی شق نمبر ۱۰ کے مطابق بنکوں کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ وزارت برائے تعمیر مکانات و شہری ترقی کے تعاون سے کم لاگت والے مکانات تعمیر کریں اور ان کو اجارہ و اقتناع کی بنیاد پر عوام کے ہاتھ فروخت کریں۔

ب۔ خریداری بالاقساط اسکیم: خریداری بالاقساط اسکیم (Hire Purchase Scheme) اجارہ و اقتناع کے اصولوں پر ہی مرتب کی گئی ہے۔ بادی النظر میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں چنداں فرق نہیں لیکن بعض عملی تفاصیل میں فرق ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ دونوں اس اسکیم کو علیحدہ سے بیان کیا جائے۔

جب کوئی شخص اس اسکیم کے تحت کسی بنک سے رابطہ قائم کرتا ہے اور سرمایہ کاری کی درخواست کرتا ہے تو اس کے نام خریداری بالاقساط کا ایک خاص کھاتہ کھولا جاتا ہے۔ اثاثے کی قیمت اور کرایہ کی رقم اس میں درج کر لی جاتی ہے۔ کرایہ دار کی اقساط کے دو واضح اجزا ہوتے ہیں: اول کرایہ کی رقم جو طے ہوئی ہو، دوم منافع کا ایک جز، اثاثہ اس وقت تک بنک کی ملکیت میں رہتا ہے جب تک کہ تمام اقساط کی مکمل ادائیگی نہ ہو گئی ہو، ادائیگی مکمل ہو جانے کے بعد ملکیت خریدار کی طرف منتقل کر دی جاتی ہے۔ اقساط اس طرح طے کی جاتی ہیں اس کی پوری قیمت اثاثہ کی مفید مدت حیات کے اندر ہی ادا ہو جائے۔

۶۔ براہ راست سرمایہ کاری (Direct Investment)

عام تجارتی بنکوں کے برخلاف، اسلامی بنک اپنے مالی وسائل کی براہ راست سرمایہ کاری بھی کرتے ہیں۔ اس صورت میں اسلامی بنک، مالیاتی ثالثی کے ایک ادارہ کے بجائے ایک سرمایہ کار کمپنی کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ عام تجارتی بنکوں کے مقابلہ میں، اسلامی بنک براہ راست

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرمایہ کاری کے ذریعہ سماجی فلاح و بہبود کے کام میں زیادہ سرگرمی دکھا سکتے ہیں۔ اسلامی بنکوں کو یہ موقع حاصل ہے کہ وہ اپنی پسند کے منصوبوں میں براہ راست سرمایہ کاری کر سکیں۔ وہ وسائل کو اس طرح کام میں لاسکتے ہیں جس کو وہ زیادہ مفید سمجھتے ہیں۔

براہ رست سرمایہ کاری کے کئی طریقے ہیں۔ زیادہ تر اسلامی بنکوں نے ذیلی کمپنیاں قائم کی ہیں۔ نظریاتی طور پر کسی بھی قسم کی کمپنی قائم کی جاسکتی ہے لیکن اب تک اسلامی بنکوں نے سرمایہ کاری، بیمہ، تجارتی اور تعمیراتی کمپنیاں قائم کرنے میں زیادہ دلچسپی دکھائی ہے۔

براہ راست سرمایہ کاری کا ایک دوسرا طریقہ دوسری قائم شدہ کمپنیوں کے حصص اور سرمایہ میں شرکت کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی بنک کسی پروجیکٹ کو اپنا سکتے ہیں اور اس میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

ایران میں اسلامی نظام بنکاری کے تحت تجارتی بنکوں کو معیشت کے کسی بھی زمرے میں براہ راست سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دی گوی ہے۔ غیر سودی بنک کاری قانون ۱۹۸۳ء کی شق نمبر ۸ کے ذریعہ بنکوں کو پیداوار اور ترقیاتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کرنے کو کہا گیا ہے۔ بشرطیکہ ان میں نقصان ہونے کی امید نہ ہو۔ یہ منصوبے ریاست کے سالانہ بجٹ کا ایک حصہ ہوں گے۔ اسی شق کے ذریعہ بنکوں کو سامان تعیش اور غیر ضروری اشیاء صرف کی پیداوار میں سرمایہ کاری کرنے سے منع کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ہی براہ راست سرمایہ کاری پر کچھ پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں مثلاً ایرانی بنکوں کو نجی زمرہ کار کے ساتھ کسی منصوبہ میں براہ راست سرمایہ کاری کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۷۔ قرض حسن

شریعت اسلامی میں قرضوں پر سود لینا ممنوع ہے اس لیے اسلامی اصولوں کے مطابق دیا گیا قرض، قرض حسن ہوتا ہے عام طور پر یہ کسی مالی دشواری پر قابو پانے کے لیے اعانت کی غرض سے دیا جاتا ہے چونکہ اسلامی بنک بنیادی طور پر تجارتی ادارے ہیں۔ جن کا بنیادی مقصد اپنے حصہ داروں اور کھاتہ داروں کے لیے مناسب منافع کا حصول ہے۔ یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اسلامی بنکوں میں قرض حسن دینے کی زیادہ گنجائش نہ ہو لیکن ان کی تجارتی رول کے علاوہ اسلامی بنکوں کا ایک سماجی رول بھی ہے۔ اس رول کو نظر میں رکھتے ہوئے بیشتر اسلامی بنک قرض حسن دینے کا انتظام کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف اسلامی بنک قرض حسن کی سہولت کس طرح دیتے ہیں اس میں بنکوں کے درمیان ان کے حالات اور ضرورت کے مطابق فرق پایا جاتا ہے۔ فیصل اسلامی بنک (مصر) اپنے ان کھاتہ داروں کو جنھوں نے بنک میں جاری اور سرمایہ کاری کھاتے کھول رکھے ہیں غیر سودی قرض لینے کی سہولت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بنک بعض ضرورت مندوں جیسے طالب علموں کو بھی، اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ہدایات اور شرائط کے مطابق قرض حسن دیتا ہے۔ دوسری طرف اردنی اسلامی بنک معاشی طور پر کمزور لوگوں کو پیداواری مقاصد کے لیے قرض حسن دیتا ہے تاکہ وہ آزادانہ معاشی زندگی گذار سکیں نیز اپنی آمدنی بڑھا کر اپنا معیارِ زندگی بلند کر سکیں۔

ایران میں تجارتی بنکوں کے لیے یہ لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے وسائل کا ایک حصہ مختص کر دیں تاکہ چھوٹے پیمانہ کے پیداکاروں، کاراندازوں، کاشتکاروں نیز ضرورت مند صارفین کو قرض حسن دیا جا سکے۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ایران میں بنکوں کو ان قرضوں پر ایک کم سے کم حق خدمت (Service charge) لینے کی اجازت ہے تاکہ ان قرضوں پر کیے گئے انتظامی اخراجات پورے کیے جا سکیں۔

۸- قرضوں پر حق خدمت

کچھ اسلامی بنک عام تجارتی بنکوں کی طرح قرضے دیتے ہیں لیکن سود کے بجائے وہ حق خدمت وصول کرتے ہیں۔ اس بارے میں اسلامی ڈیویلپمنٹ بنک نے اسلامی کانفرنس تنظیم کی قائم کردہ اسلامی فقہ اکادمی کو ایک استفسار بھیجا، اس کے جواب میں اسلامی فقہ اکادمی نے اپنے تیسرے اجلاس منعقدہ ۸ تا ۱۲ صفر ۱۴۰۷ھ (مطابق ۱۱-۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء) میں یہ فیصلہ کیا

کسی اسلامی بنک کے لیے قرضوں پر آنے والے انتظامی اخراجات پورے کرنے کے لیے حق خدمت لینا جائز ہے۔ لیکن اس صراحت کے ساتھ کہ حق خدمت اخراجات پر مبنی ہو جو واقعی کیے گئے ہیں۔ اگر حق خدمت واقعی اخراجات سے زیادہ وصول کیا جاتا ہے تو یہ ربا کی تعریف میں آئے گا اور اصلاً حرام ہو گا۔ اس لیے حق خدمت کا حساب لگانے میں بہت احتیاط سے کام لیا جانا چاہیے۔ فتویٰ کے مطابق حق خدمت مندرجہ ذیل طریقے سے نکالا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق خدمت (فی صدی) = $\frac{\text{سال کے دوران واقعی انتظامی اخراجات}}{\text{سال کے دوران اوسط اثاثے}} \times ۱۰۰$

جبکہ:

اوسط اثاثے = $\frac{\text{سال کے شروع میں اثاثے} + \text{سال کے آخر میں اثاثے}}{۲}$

خیال رہے کہ اس طرح حق خدمت صرف سال کے آخر میں ہی نکالا جاسکتا ہے کیونکہ واقعی اخراجات سال کے دوران نہیں معلوم ہو سکتے۔ آخر میں ہی تیقن سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں ایک حل یہ ہوسکتا ہے گذشتہ سال کے انتظامی اخراجات کی بنیاد پر حق خدمت کا تخمینہ لگایا جائے اور معاہدۂ قرض میں یہ شق شامل کی جائے کہ سال گذرنے کے بعد حق خدمت دوبارہ واقعی اخراجات کی بنیاد پر معلوم کیا جائے گا اگر تخمینہ زیادہ ہوا تو بنک زائد رقم لوٹا دے گا اور اگر کم ہوا تو قرض دار سے فرق وصول کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷

اسلامی بنکوں میں سرمایہ کاری کی بعض شکلیں

پاکستان میں رائج اسلامی بنک کاری کے نظام کے تحت، بنک دولت پاکستان نے تجارتی بنکوں کے لیے سرمایہ کاری کے ۱۲ طریقے منظور کیے جن کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ تجارت سے متعلق طریقے
۲۔ سرمایہ کاری سے متعلق طریقے
۳۔ قرض سے متعلق طریقے

ان کو تفصیلی طور پر مندرجہ ذیل گوشوارہ میں ظاہر کیا گیا ہے:

(الف) تجارت سے متعلق طریقے:

۱۔ مارک اپ پر اشیاء کی خرید و فروخت
۲۔ پٹے داری
۳۔ خریداری بالاقساط
۴۔ ڈیولپمنٹ چارجز
۵۔ تجارتی بل کی خریداری
۶۔ دوبارہ خریداری (Buy back)

(ب) سرمایہ کاری سے متعلق طریقے:

۷۔ مشارکت
۸۔ حصص میں شرکت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ مضاربت سرٹیفکٹ
۱۰۔ کرایہ میں شرکت

(ج) قرض سے متعلق طریقے:
۱۱۔ حق خدمت پر قرضے
۱۲۔ قرض حسن

یہاں ہم صرف ان طریقوں کا مطالعہ کریں گے جو پاکستان کے لیے خاص ہیں اور دوسرے اسلامی بنکوں میں عام طور پر موجود نہیں ہیں۔

(الف) ترقیاتی اخراجات (Development charges)

پاکستانی بنکوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کو اراضی یا جائیداد کی ترقی کے لیے اس بنیاد پر سرمایہ فراہم کریں کہ بنک اراضی یا جائیداد کی اضافہ شدہ قدر (value added) میں شریک ہوگا، اس کا طریق کار درج ذیل ہے۔

گاہک بنک سے کسی جائیداد کو فروغ دینے کے لیے سرمایہ کے حصول کی درخواست کرتا ہے۔ وہ ان اخراجات کا تخمینہ پیش کرتا ہے جو پیش آئیں گے اور وہ فراہم کی گئی رقم کو کب اور کس طرح واپس کرے گا، بنک اس تجویز کی چھان پھٹک کے بعد، اگر سرمایہ فراہم کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ گاہک سے اس جائیداد کو خریدے گا۔ بنک کے لیے اس جائیداد کی قیمت اخراجات کی رقم ہے جو اس جائیداد کی ترقی پر خرچ کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی گاہک اسی جائیداد کو دوبارہ ایک دوسری قیمت پر خرید لیتا ہے، اس قیمت میں اخراجات کی رقم، اور وہ ڈویلپمنٹ چارجز شامل ہیں، جو گاہک بنک کو ادا کرے گا، گاہک کے ذریعہ "دوبارہ خرید" والی قیمت کی ادائیگی ایک طے شدہ معینہ تاریخ تک مؤخر کر دی جاتی ہے۔ مدت اور ادائیگی کے طریقہ (تک مشت یا بالاقساط) کا تعین باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔

(ب) تجارتی بلوں کی خریداری

تجارتی بنک تجارتی بلوں کی خریداری کے مجاز ہیں۔ برآمدی بل بھی، جو غیر ملکی کرنسی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور جن کے پس پشت ایک ناقابل تنسیخ پروانۂ قرض ہو۔ بنکوں کے ذریعہ خریدے جا سکتے ہیں۔ کرنسیوں کے درمیان، شرح تبادلہ میں جو فرق ہو گا وہ بنک کا معاوضہ متصور ہو گا، داخلی تجارتی بل مرابحہ کی بنیاد پر کیش کیے جاتے ہیں۔

(ج) منقولہ / غیر منقولہ جائیداد کی "دوبارہ" خریداری (Buy Back)

اس طریقہ میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد بنک کو ایک طے شدہ قیمت پر فروخت کی جاتی ہے اور ایک دوسری قیمت پر دوبارہ خریدی جاتی ہے۔ ایک معاملہ (گاہک کے ذریعہ بنک کو فروخت) نقد ہوتا ہے اور دوسرا معاملہ (بنک سے گاہک کو فروخت) قیمت کے التواء کی بنیاد پر عمل میں آتا ہے۔ گاہک مقررہ تاریخ پر بنک کو یا تو یکمشت ادائیگی کر سکتا ہے یا اقساط پر ادائیگی کرنے کا ایک جدول طے کر سکتا ہے، دوبارہ خریداری کا طریقہ پاکستان میں وسیع پیمانے پر سرمایہ کی فراہمی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یہاں اس طریقہ کی وضاحت تفصیل سے کرنے کی غرض سے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(ا) پہلی مثال تو دوبارہ خریداری کے ذریعہ قصیر مدتی / طویل مدتی سرمایہ فراہم کرنے کی ہے۔ فرض کیجئے کہ کوئی کارانداز، حصہ داروں کی فرم، پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی بنک کو خام مال، تیار شدہ مال، فاضل پرزے، یا مشنری میں سے کوئی چیز، ایک خاص قیمت پر فروخت کرنا چاہتا ہے۔ گاہک ان اشیاء کو بنک سے دوبارہ زیادہ قیمت پر خریدنے میں بھی اپنی رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ بنک گاہک کو جو قیمت ادا کرتا ہے وہ قیمت فروخت کہلاتی ہے۔ گاہک ان چیزوں کو (یا چیز) کو فوراً دوبارہ خرید لیتا ہے۔ جس قیمت پر گاہک یہ چیز خریدتا ہے وہ قیمت خرید کہلاتی ہے۔ قیمت خرید میں عام طور پر قیمت فروخت اور وہ زیادتی شامل ہے جسے مارک اپ (Mark up) کہا جاتا ہے۔ قیمت خرید کی ادائیگی مستقبل میں کسی تاریخ کو یکمشت یا قسطوں میں کی جاتی ہے۔ قسطوں کی صورت میں تمام قسطوں کی ادائیگی کا پروگرام معاہدے میں ہی طے کر دیا جاتا ہے۔ اگر گاہک تمام قسطیں وقت پر ادا کر دیتا ہے تو اسے بروقت ادائیگی کا بونس دیا جاتا ہے۔ مزید براں قیمت خرید کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے یہ اشیاء بینک کے پاس گروی رکھ دی جاتی ہیں، ان کے علاوہ بنک مزید ضمانتیں بھی طلب کر سکتا ہے، گاہک جہاں معاہدے میں مذکور تمام دوسرے شرائط کا پابند ہوتا ہے وہیں اس کو یہ یقین دہانی بھی کرانی ہوتی ہے کہ اس نے ان اشیاء کے عوض کسی دوسرے بنک یا مالی ادارے سے کوئی مالی سہولت حاصل نہیں کی ہے اور نہ وہ مستقبل میں ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔

(۲) "دوبارہ خریداری" کی ایک دوسری مثال مکان یا فلیٹ تعمیر کرنے یا خریدنے کے لیے سرمایہ کر فراہمی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی شخص پہلے تو مکان تعمیر کرنے یا فلیٹ / زمین خریدنے کے لیے بات چیت چلاتا ہے اور پھر ضروری سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے بنک کے پاس جاتا ہے، وہ اس مکان کو بنک کے ہاتھ، ایک طے شدہ قیمت پر فروخت کرنے پر اپنی آمادگی ظاہر کرتا ہے مزید براں وہ اس کو قیمت خرید پر دوبارہ خرید لینے پر بھی اپنی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ پچھلی مثال کی طرح اس میں قیمت خرید میں بھی قیمت فروخت اور بنک کا مارک اپ (اضافہ) شامل ہوں گے۔ قیمت فروخت کی ادائیگی ملتوی رکھی جاتی ہے۔ اقساط کی ادائیگی کا پروگرام طے پاتا ہے اور وقت پر ادائیگی کرنے کے لیے بروقت ادائیگی کا بونس دیا جاتا ہے۔

زمین پر مکان تعمیر کرنے کے سلسلہ میں معاہدہ میں ذرا سی تبدیلی کر لی جاتی ہے۔ اس صورت میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ درخواست دہندہ کے پاس اراضی موجود ہو۔ اس کے بعد سامان تعمیر، اور تعمیر کی کل لاگت کا تفصیلی تخمینہ تیار کیا جاتا ہے، بنک اس کا بخوبی جائزہ لیتا ہے۔ بنک عمارت میں لگنے والے تمام سامان کو ایک طے شدہ رقم کے عوض خرید لیتا ہے۔ گاہک اس سامان کو دوبار بیع موجل کی بنیاد پر خرید لیتا ہے۔ بقیہ شرائط اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

"دوبارہ خریداری" کو سرمایہ کاری کے ایک طریقہ کے طور پر پاکستان میں وسیع پیمانہ پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ معیشت کے ہر زمرے میں، جہاں بنکوں کا سرمایہ درکار ہوتا ہے اس کا دخل پایا جاتا ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار ضروری ہے اسلامی بنکاری کے ماہرین اور فقہی معاملات کا فہم رکھنے والوں کے درمیان اس طریقہ کار کے بارے میں شدید شبہات اور تحفظات پائے جاتے ہیں، اس کی شکل بیع اینہ سے ملتی جلتی ہے جہاں خرید و فروخت شروع سے ہی فریقین کا مقصد نہیں ہے بلکہ ان کا اصل مقصد سود پر معاملہ کرنے کی ایک راہ نکالنا ہے جو بظاہر شریعت کے خلاف نہ ہو۔

اس کی مثال یوں لیجیے کہ زید کو قرضہ ضرورت ہے۔ وہ بکر سے ۱۰۰ روپیہ ادھار لینا چاہتا ہے۔ بکر غیر سودی قرض نہیں دینا چاہتا۔ وہ زید سے کہتا ہے کہ نقد روپیہ تو میں تمہیں ادھار دوں گا نہیں البتہ میں تمہاری گھڑی ۱۰۰ روپیہ میں خرید سکتا ہوں۔ تم اس کو مجھ سے دوبارہ ۱۲۵ روپے میں ادھار خرید لو اور یہ رقم اب سے ۶ ماہ بعد دے دینا۔ اس طرح زید کی گھڑی اس کے پاس واپس آ گئی اور اسے سو روپیہ مل گئے۔ بکر کو بھی اس کی اصل رقم سے زائد ۲۵ روپے مل گئے۔ ظاہر ہے کہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ میں خرید و فروخت اصل مقصد ہے ہی نہیں۔ یہ تو محض سود پر معاملہ کرنے کا ایک حیلہ ہے۔ شریعت کی نگاہ میں حیلہ حرام ہے۔ اس لیے "دوبارہ" خریداری کے ایسے سارے معاملات مشکوک ٹھہرتے ہیں۔

دوسری مثال میں مکانوں اور فلیٹوں کی خریداری کی بات ہے وہ ایک اور بنیاد پر بھی ممنوع بیع کی حدود میں آ سکتی ہے۔ اس مثال میں گاہک، کوئی مکان یا فلیٹ پسند کرنے، اور اس کی گفت وشنید کرنے کے بعد بنک کے پاس سرمایہ کے حصول کی غرض سے جاتا ہے۔ جو "دوبارہ خریداری" کی شرط پر اس مکان یا فلیٹ کو خریدنے کے لیے تیار ہے لیکن وہ مکان یا فلیٹ تو ابھی گاہک کی ملکیت ہی نہیں ہے اور نہ اس کو خریدنے کے لیے اس کے پاس وافر رقم موجود ہے۔ اگر رقم موجود ہوتی تو بنک کے پاس کیوں جاتا؟ پھر وہ اس کو کس طرح فروخت کر سکتا ہے۔ شریعت میں ایسی چیز کی بیع ممنوع ہے جو بائع کے پاس موجود نہیں ہے، یا اس کی ملکیت نہیں ہے۔

(د) حصص میں شرکت

پاکستان میں تجارتی بنکوں کو کمپنیوں کے حصص خریدنے اور ان کے راس المال میں شرکت کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ اس سے دو فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ایک طرف تو بنکوں کا قرضہ / حصص نسبت (Deb / Equility Ratio) کم ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف بنکوں کے حصص کی بنیاد میں وسعت پیدا کر کے قرض کی مانگ میں کمی کی جا سکتی ہے۔

(ہ) مضاربت سرٹیفکٹ اور حصہ داری سرٹیفکٹ کی خریداری

پاکستان میں تجارتی مضاربت سرٹیفکٹ اور حصہ داری مدتی سرٹیفکٹ (Participation Term certificate) کی خریداری کر کے بھی سرمایہ کاری کر سکتے ہیں، حصہ داری سرٹیفکٹ ایک منقولہ مالی دستاویز ہوتا ہے۔ ان کا اجراء کسی کمپنی کے مستقل اثاثوں کو رہن رکھ کے کیا جاتا ہے۔ مزید براں، یہ سرٹیفکٹ ایک متعینہ مدت کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔

مضاربت سرٹیفکٹ ان کمپنیوں کی جانب سے جاری کیے جاتے ہیں جو مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ پاکستان میں تجارتی کمپنیوں کو مضاربت (اجراء اور کنٹرول) آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کے تحت نجی مضاربت کے اجراء کا اختیار ہے۔ اس قانون کے تحت مضاربت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرٹیفکٹ ایک خاص رقم کو ظاہر کرنے والی مالی دستاویز ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حامل دستاویز نے اتنی رقم فلاں کمپنی کو مضاربت کی بنیاد پر دی ہے۔ حامل دستاویز رب المال کی اور کمپنی عامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان میں اسلامی بنکاری نظام کے تحت تجارتی بنک یہ مضاربت سرٹیفکٹ اسی طرح خرید سکتے ہیں جس طرح وہ عام تجارتی کمپنیوں کے حصص خریدتے ہیں۔ تجارتی بنک اپنے آپ کو مضاربت کمپنیوں کی حیثیت سے رجسٹرڈ کروا سکتے ہیں اور خود اپنے مضاربت سرٹیفکٹ جاری کر سکتے ہیں۔

(و) کرایہ میں شرکت

پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے کا ایک طریقہ کرایہ میں شرکت کرنے کا بھی ہے۔ تجارتی بنکوں کے علاوہ دوسرے مالی ادارے مثلاً ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن بھی اس طریقے کو کام میں لاتے ہیں۔ تجارتی بنک، مکانوں، فلیٹوں، ہاؤسنگ کمپلکس، اپارٹمنٹ وغیرہ کی تعمیر کے لیے سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور بدلے میں کرایہ کا ایک حصہ وصول کرتے ہیں۔

ایران میں اسلامی بنکاری کے طریقے

اسلامی جمہوریہ ایران میں بھی بنکاری زمرہ کو اسلامی شریعت کے احکامات کے بموجب ڈھالنے کے لیے بعض اہم قدم اٹھائے گئے ہیں، چنانچہ ۱۹۸۳ء میں ایرانی پارلیمنٹ نے، جو مجلس کہلاتی ہے، ایران کے بنکاری کی تنظیم نو کے لیے ایک قانون منظور کیا جو غیر ربوٰی بنکاری قانون (Law for usury free Banking) کہلاتا ہے۔ ایران میں سرمایہ کاری کرنے کے ۱۰ (دس) غیر سودی طریقے منظور کیے گئے ہیں جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مشارکت
۲۔ مضاربت
۳۔ براہ راست سرمایہ کاری
۴۔ سلف معاملات
۵۔ سرمایہ کاری کی فروخت
۶۔ اجارہ واقتناع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- جعالہ
۸- مزارعہ
۹- مساقات
۱۰- قرض حسن

وہ طریقے جو ایرانی بنکوں کے ساتھ ہی مخصوص ہیں درج ذیل ہیں:

(الف) سلف معاملات

یہ لین دین کے وہ معاملات ہیں جو عرف عام میں "بیع سلم" کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ اس تکنیک میں قیمت کی ادائیگی فوراً کر دی جاتی ہے لیکن اشیاء مستقبل کی کسی تاریخ میں دی جاتی ہیں، ایرانی بنک اس تکنیک کا استعمال صنعتی اداروں کو چالو سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے ان کی مستقبل کی پیداوار خرید کر کرتے ہیں۔ تاہم معاہدے کے وقت مستقبل کی پیداوار کی مقدار اور صفات کو جہاں تک ممکن ہو صحیح طور پر بیان کرنا ضروری ہے۔ فریقین کے درمیان طے شدہ قیمت، معاہدے کے وقت بازار میں چالو قیمت سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔ بیع سلف کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی اشیاء کو بنک اس وقت تک فروخت نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ ان اشیاء پر قبضہ حاصل نہ کر لیں۔ عام طور پر اس طرح کے معاہدوں کے لیے ایک سال کی مدت مقرر کی گئی ہے۔

(ب) فروخت اقساط (Installment Sale)

بنک مرکزی ایران کے بیان کے مطابق فروخت اقساط کا مطلب یہ ہے کہ کسی موجودہ جائیداد یا مال کو ایک متعین قیمت پر کسی دوسرے شخص کے حوالے اس طرح کیا جائے کہ کل قدر کا ایک حصہ برابر یا نا برابر قسطوں میں ایک متعینہ وقت یا اوقات پر وصول ہوتا رہے۔ اس طریقے کا استعمال صنعتی زمرے میں آسانی سے ہو سکتا ہے۔ صنعتی زمرے کو چالو سرمایہ (Working Capital) فراہم کرنے کی غرض سے بنک کچا مال، فاضل پرزے، آلات، اور اوزار، وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں اور صنعتکاروں کو اقساط پر فروخت کر سکتے ہیں۔ یہی طریقہ تعمیرات میں بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) جعالہ

جعالہ کا مطلب ہے کمشن کے عوض معاملہ کرنا۔ ۱۹۸۳ء کے غیر ربوٰی بنکاری قانون کے تحت ایرانی بنکوں کو معاوضہ کے عوض بعض خدمات انجام دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ خدمت کی نوعیت اور اس کی قیمت (کمشن) کا تعین معاہدے کے وقت ہونا ضروری ہے۔ بنک اس معاہدے کو مخالف سمت میں بھی استعمال کر سکتے ہیں یعنی وہ کسی دوسرے ادارے کو جعالہ معاہدے کے تحت کوئی خدمت انجام دینے کے لیے کہہ سکتے ہیں اور ان خدمات کا معاوضہ ادا کر سکتے ہیں۔

(د) مزارعہ

اس معاہدے کے تحت ایرانی بنک اپنی مملوکہ، یا مقبوضہ (مثلاً وقف کی گئی) اراضی کو کاشتکاروں کے حوالے کر سکتے ہیں۔ قطعۂ اراضی، اور جس مدت کے لیے وہ کسان کو دی جا رہی ہے، کا ٹھیک ٹھیک تعین ضروری ہے۔ اراضی کی پیداوار کاشتکار اور بنک کے درمیان ایک پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم ہو گی۔

(ہ) مساقاۃ

اس معاہدے کے تحت بنک اپنے مملوکہ یا مقبوضہ باغات، کھیت، وغیرہ کاشتکاروں کو دے سکتا ہے کہ وہ اس کی فصل کاٹیں۔ پیداوار پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم کی جائے گی۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

اسلامی بنکاری کے بارے میں صحیح اور تفصیلی معلومات مہیا نہ ہونے کی وجہ سے بعض حلقوں میں اس کے بارے میں چند غلط فہمیاں رواج پا گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بعض دوسرے حلقوں میں اس سے کچھ لوگ، جن میں عوام الناس ہی نہیں بلکہ خواص بھی، اور یہاں تک کہ اسلامی بنکاری کے کچھ ماہرین بھی شامل ہیں، اسلامی بنکاری سے بیش از بیش توقعات وابستہ کرتے ہیں۔ دوسری طرف اسلامی بنکاری کے نکتہ چیں ہیں جن کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا گروہ مخاصمین کا ہے جنہیں اسلامی بنکاری میں نہ تو اسلامیت نظر آتی ہے اور نہ بنکاری، دوسرا گروہ مخلصین کا ہے۔ یہاں ہم ایسے ہی چند رویوں کا جائزہ لیں گے۔

۱۔ اس ضمن میں پہلی بات تو یہ ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اسلامی بنکاری، اسلامی معیشت کے چند اداروں میں سے ایک، لیکن اہم ادارہ ہے۔ تاہم یہ جزو ہے کل نہیں۔ اسلامی نظام معیشت کے لیے نہ تو یہ ایک ضروری شرط ہے اور نہ ہی اس کی موجودگی، اسلامی نظام کے لیے کافی ہے۔ بعض حلقوں میں یہ مضحکہ خیز تاثر پایا جاتا ہے کہ اسلامی معاشیات کے وکلا محض جہاں تہاں چند اسلامی بنک قائم کر کے اسلامی نظام معیشت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی بنکاری کے ایک معاصر جرمن مشاہد فرماتے ہیں:

"ان لوگوں کو امید ہے کہ اسلامی بنک معاشی معیار پر اتنے کامیاب ہوں گے یعنی سرمایہ کے مالکوں، اور بنک میں جمع رکھنے والوں کے لیے اتنے منافع بخش ثابت ہوں گے، اسلامی بنکاری کا سرمایہ کی مانگ کرنے والوں کے لیے بغیر کسی مضر اثر کے، اتنے مفید اثرات ہوں گے کہ (طویل مدت میں) ہر شخص سودی بنکوں سے منہ موڑ لے گا اور اسلامی بنکوں کا رخ کرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ معاشی نظام میں انقلابی تبدیلی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے ارتقائی تبدیلی ہو گی جو سیاسی فیصلوں اور حکومت کے دخل اندازی کے بجائے انفرادی فیصلوں اور بازار کی قوتوں سے عمل میں آئے گی ۴۷۔

یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ اسلامی بنکاروں اور مسلم ماہرین معاشیات نے وہ دعویٰ کبھی نہیں کیا جس کا پروفیسر موصوف نے تذکرہ کیا ہے۔ چنانچہ دعویٰ اور جواب دعویٰ دونوں پروفیسر صاحب کے زرخیز تخیل کی پیداوار ہیں۔

بہر کیف ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اسلامی بنکاری اور اسلامی معیشت لازم وملزوم نہیں ہیں کہ ایک کے بغیر دوسرے کا تصور نہ کیا جا سکتا ہو۔ معاشیات اور بنکاری سے واقفیت رکھنے والے اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ بنکاری اعمال کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کہ معاشی ارتقاء کی ایک خاص منزل طے کی جا چکی ہو، بچت کرنے والوں اور سرمایہ کاروں کے درمیان تفریق ہو چکی ہو یعنی بچت کرنے والے لوگ دوسرے ہوں اور سرمایہ کاری کرنے والے قطعاً دوسرے۔ صرف ایسے سماج میں ہی مالیاتی ثالثی کے اداروں کی ضرورت پڑے گی خواہ وہ اسلامی ہوں یا غیر اسلامی۔ اگر کسی اسلامی معیشت نے ارتقاء کی وہ منزل طے نہیں کی، تو وہاں بنکاری غیر ضروری ہو گی۔ یعنی اسلامی بنکاری کے بغیر بھی اسلامی معیشت کا وجود ممکن ہے۔ اسلامی بنکاری، اسلامی معیشت کے لیے ناگزیر نہیں ہے۔

لیکن اس بات کو حرمت ربا سے جوڑنا صحیح نہیں ہو گا۔ حرمت ربا، اسلامی معیشت کے وجود کے لیے ناگزیر شرط ہے۔ اس کے بغیر اسلامی معیشت کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی معاشرے میں ربا رائج ہے تو وہ اسلامی معاشرہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے ایک اسلامی معیشت میں، خواہ کیسی ہی پسماندہ یا ترقی یافتہ کیوں نہ ہو، ربا ہمیشہ حرام رہے گا۔ رہی بات موجودہ زمانے میں، اسلامی بنکاری کے ذریعہ اسلامی معیشت قائم کرنے کی، تو یہ ماننا پڑے گا کہ اسلامی بنکاری کے ذریعہ اسلامی طرز معاشیات کی طرف ایک اہم پیش قدمی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا ہے کہ عہد جدید میں بنکاری کے اعمال، حرمت ربا کے احترام کے ساتھ بھی انجام دیے جا سکتے ہیں، لیکن اسے صرف پہلا قدم ہی سمجھنا چاہیے۔ عہد جدید میں اسلامی معیشت کے قیام کے لیے دوررس تبدیلیوں اور اصلاحات کی ضرورت ہو گی۔ سب سے پہلے تو موجودہ نظام ملکیت کے اصلاح کی ضرورت ہو گی جو اسلامی اصولوں سے متصادم ہو سکتا ہے۔ اسلامی بنکوں کے علاوہ دوسرے ادارے قائم کرنا ہوں گے مثلاً بیت المال، اور حسبہ، بعض موجودہ اداروں کو فعال بنانا ہو گا جیسے اوقاف، اور ان سب سے زیادہ اہم، صارفین، اور پیداکاروں کو اپنے اعمال، اسلامی اصولوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق انجام دینا ہوں گے۔ اب یہ تبدیلی بازار کی قوتوں اور ارتقائی عمل کے ذریعہ آتی ہے یا سیاسی تبدیلیوں کے ذریعہ، یہ ہر ملک کی داخلی صورت حال پر منحصر ہے۔

۲۔ بعض اوقات اسلامی بنکاری سے ضرورت سے زیادہ توقعات قائم کر لی جاتی ہیں۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق اسلامی بنکاری کو موجودہ مسلم ممالک کی تمام معاشی دشواریوں کا حل سمجھا جاتا ہے اور جب اسلامی بنکاری ان کی بیش از بیش توقعات پر پوری نہیں اترتی تو وہ اس کی نکتہ چینی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بنک اسلام ملیشیا کی قدر و قیمت کا تعین کرتے ہوئے زکریا مان لکھتے ہیں:

(اسلامی) بنک کی کارکردگی اور کامیابی کا معیار صرف یہی نہیں ہونا چاہیے کہ اس نے اپنے اعمال سے ربا کو کس حد تک ختم کیا ہے اور اس عمل کے دوران اس نے کتنا منافع حاصل کیا ہے۔ ان سے کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بنک کس حد تک اسلامی نظام معیشت کے دوسرے مقاصد، مثلاً غربت کا خاتمہ، وسائل کے بہترین استعمال، معاشی استحکام کے حصول، نیز آمدنی اور دولت کی منصفانہ تقسیم میں معاون ثابت ہوتا ہے[۴۸]۔

مندرجہ بالا اقتباس ان حد سے بڑھی ہوئی توقعات کو ظاہر کرتا ہے جو اسلامی بنکاری سے وابستہ کر لی گئی ہیں لیکن اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اسلامی بنکاری کو وہ وظائف انجام دینے کے لیے کہا جا رہا ہے جو اس کے دائرہ کار میں شامل نہیں ہیں۔ یہ لوگ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اسلامی بنک صرف بنکاری ادارے ہیں۔ ان میں سے بیشتر نجی زمرہ کار میں کام کرتے ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ان اسلامی بنکوں کو اپنی سماجی ذمہ داریوں کا احساس ہے، یہ بات پس پشت نہیں ڈالنا چاہیے کہ کاروباری ادارے ہونے کی وجہ سے ان کا بنیادی مقصد اپنے حصہ داروں اور اپنے کھاتہ داروں کے لیے منافع کا حصول ہے۔ اسلامی بنکاری کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے جس کے گھماتے ہی سارے مسائل چشم زدن میں حل ہو جائیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ بنکوں کے اعمال، معاشی نابرابری، وسائل کے استعمال اور قیمتوں کی سطح کو کسی نہ کسی طور پر متاثر ضرور کرتے ہیں لیکن غربت کا خاتمہ، افراط زر کی روک تھام، معاشی استحکام کا حصول، وسائل کا صحیح اور بہترین استعمال، دولت کی عدم مساوی تقسیم میں کمی۔ وغیرہ تو معاشی پالیسی کے مقاصد میں سے ہے۔

یہ وہ مقاصد ہیں جن کے حصول کے لیے ترقی پذیر ممالک کی حکومتیں ان کی ساری مشنری اور منصوبہ بندی کمیشن کوشاں ہیں، جب ان مقاصد کے حصول میں، تیسری دنیا کی بیشتر حکومتیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے تمام مالی اور انسانی وسائل کے باوجود ناکام ہیں، تو اسلامی بنک محض اپنے چند سو اسٹاف، اور کچھ ملین ڈالر سے یہ مقاصد کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

اگر ان مقاصد، کو اسلامی نظام معیشت کے مقاصد بھی قرار دے دیا جائے تب بھی اسلامی بنکوں کے لیے ان کا حصول ممکن نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اسلامی بنکاری، اسلامی نظام معیشت کا "کل" نہیں بلکہ صرف ایک جز ہے۔ جب تک نظام اپنی "کلیت" میں قائم نہیں ہوتا ایک جز ان مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر کسی ملک میں اسلامی نظام معیشت قائم ہو، اور معیشت کے دوسرے ادارے بھی ان مقاصد کے حصول کی جانب حرکت کر رہے ہوں تو اسلامی نظام بنکاری، اس حرکت اور پیش قدمی کو تیز تر کر سکتا ہے۔

۳۔ اسلامی بنکاری کے بعض ماہرین اس بنا پر موجودہ اسلامی بنکوں کی نکتہ چینی کرتے ہیں کہ وہ مرابحہ پر منحصر بنکاری تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں اور مضاربت کو نظر انداز کرتے ہیں [۴۹]۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ اسلامی بنکاری کی نظریاتی تشکیل مضاربت کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ مضاربت کی وجہ سے ہی اسلامی بنکاری کو سودی بنکاری کے مقابلے میں افضلیت حاصل ہے۔ اگر اسلامی بنکاری، عملی میدان میں مرابحہ، بیع سلم، پٹے داری، اور حق خدمت کے عوض قرض لینے پر انحصار کرتی ہے تو اس کو وہ تمام فوائد حاصل نہیں ہوں گے جو مضاربت کی بنیاد پر حاصل ہو سکتے تھے کیونکہ یہ تمام تکنیک پہلے سے طے شدہ شرح (Predetermined rate) کی بنیاد پر کام کرتی ہیں جو سودی نظام کی امتیازی خاصیت ہے۔ اس لیے ان طریقوں پر مبنی مالی نظام، سودی نظام کے مقابلہ میں، مساوات، کارگزاری، استحکام، کسی بنیاد پر افضلیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

زکریا مان تو اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے۔ وہ مرابحہ، بیع مؤجل اور اجارہ جیسے طریقوں کو ثانوی قرار دیتے ہیں اور مشارکت اور مضاربت کو اولین مانتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ثانوی طریقوں پر انحصار، سرمایہ کے فراہم کرنے والوں، اور اس کا استعمال کرنے والوں کے درمیان منصفانہ تقسیم کرتا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں نقطہ ہائے نظر میں ایک بنیادی منطقی خامی راہ پا گئی ہے کہ یہ ایک موجودہ حقیقت (Existing Reality) کا موازنہ عینی حقیقت (Ideal reality) سے کرنے پر مبنی ہے۔ موجودہ حقیقت کی قدر و قیمت کا تعین موجودہ حقائق (Facts) کی بنیاد پر ہی کیا جانا چاہیے۔ یہ صحیح ہے کہ اسلامی بنکاری کے بیشتر نظریاتی نمونے (Models) مضاربت کی بنیاد پر ہی مرتب کیے گئے۔ مضاربت کے عملی استعمال کی راہ میں چند ایسی دشواریاں حائل ہیں جن کو آسانی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حل نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سب سے بڑی دشواری، ایک مناسب قانونی ڈھانچہ کی عدم موجودگی ہے۔ درحقیقت، مضاربت کی عدم مقبولیت کے اسباب کی علمی تفتیش کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں بھی جہاں مضاربت (اجراء و کنٹرول) آرڈی نینس جاری کیا گیا، مضاربت کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی۔

مزید براں یہ بھی ضروری ہے کہ اسلامی بنکاری کو ارتقاء پذیر، اور متحرک عمل کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ اسلامی بنکوں کے ذریعہ مرابحہ کا استعمال ایک ساکت و جامد حقیقت نہیں ہے، ایسے شواہد موجود ہیں جن کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی بنکوں میں استعمال ہونے والے مالیاتی طریقے تغیر پذیر ہیں [۵۰]۔ ابتدائی زمانے میں اسلامی بنکوں نے مرابحہ پر خاص زور دیا کیونکہ ان کا دائرہ کار قصیر مدتی تجارت اور اراضی تک محدود تھا۔ لیکن اب اسلامی بنک معیشت کے دوسرے زمروں مثلاً زراعت اور صنعت میں اپنی سرمایہ کاری کا تناسب بڑھا رہے ہیں اور پہلے سے زیادہ مشارکت کا استعمال کر رہے ہیں۔

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی بنک دوسرے تجارتی بنکوں کی طرح بچت کو اکٹھا کر سکتے ہیں، اسلامی بنکاری کی اہمیت یہ ہے کہ عام تجارتی بنک، مالیاتی ثالثی کا جو وظیفہ سود کی بنیاد پر انجام دیتے ہیں۔ اسلامی بنک وہی کام غیر سودی بنیادوں پر کرنا چاہتے ہیں۔ اس حد تک، اسلامی بنک مذہبی بنیادوں پر سودی بنکاری کا ایک متبادل فراہم کرتے ہیں، اگر غیر سودی بنیادوں پر کام کرنے سے چند یا کچھ معاشی فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں تو ان سے بہ حیثیت ایک ادارے کے اسلامی بنکوں کی افادیت میں اضافہ ہی ہوتا ہے، اسی طرح اس امر میں کوئی بات مانع نہیں ہے کہ اسلامی بنک اپنے معمول کے بنکاری وظائف انجام دینے کے ساتھ کچھ ایسے اعمال بھی انجام دیں جس سے اسلام کے نظام معیشت کو نافذ کرنے میں مدد ملے نیز معاشی اور کاروباری زمروں میں اسلامی اقدار کو فروغ حاصل ہو۔ تاہم اسلامی بنکاری کے قدر و قیمت کا تعین کرتے وقت ایک متوازن اور ہمدردانہ نقطۂ نظر ضروری ہے کیونکہ بے جا تعصب اور پرجوش امید پرستی دونوں سچائی تک ہماری رہنمائی کرنے کے لیے یکساں طور پر خطرناک ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

اسلامی بنک اور مالیاتی ادارے

اردن	اسلامک انویسٹمنٹ ہاؤس کمپنی لمیٹڈ، عمان
	اردن فنانس ہاؤس، عمان
	اردن اسلامک بنک فار فنانس اینڈ انویسٹمنٹ، عمان
آسٹریلیا	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی، میلبورن۔
بہاماس	دار المال الاسلامی، نساؤ
	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، نساؤ
	مصر فیصل اسلامک بنک اینڈ ٹرسٹ، بہاماس لمیٹڈ، نساؤ
	بنک التقویٰ بحرین اینڈ سوئٹزرلینڈ
بحرین	اسلامک بنک مانامہ،
	البرکہ اسلامک انویسٹمنٹ بنک منامہ
	بحرین اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی منامہ۔
	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی آف دی گلف۔
	مصرف فیصل الاسلامی بحرین
بنگلہ دیش	اسلامک بنک آف بنگلہ دیش لمیٹڈ ڈھاکہ
برطانیہ	البرکہ انویسٹمنٹ لمیٹڈ، لندن
	البرکہ انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، لندن
	الراجحی کمپنی فار اسلامک انویسٹمنٹ، لندن
	اسلامک فنانس ہاؤس پبلک لمیٹڈ کمپنی، لندن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوبی افریقہ	جامی لمٹیڈ، ڈربن
ڈنمارک	اسلامک بنک انٹرنیشنل آف ڈنمارک، کوپن ہیگن۔
ہندوستان	بیت النصرار بن کوا پریٹو سوسائٹی، بمبئی۔
کویت	ال توخیم انٹرنیشنل ایکسچینج کمپنی، صفات کویت فنانس ہاؤس صفات۔
لائبیریا	افریقن عربیین اسلامک بنک، مونرویا
لیچٹن سٹائن	ارنکو عرب انویسٹمنٹ کمپنی، ویڈوز
	اسلامک بنکنگ سسٹم فنانس، ایس۔اے، ویڈوز
لکسمبرگ	اسلامک فنانس ہاؤس یونیورسل ہولڈنگ ایس اے
ملائیشیا	بنک اسلام ملائشیا برہاد، کوالالمپور
	پلگرمز، مینجمنٹ اینڈ فنڈ بورڈ، کوالالمپور
متحدہ عرب امارات	دوبئی اسلامک بنک، دوبئی
	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، شارجہ
مصر	البرکہ نیل ویلی کمپنی، قاہرہ
	عرب انویسٹمنٹ بنک (اسلامک بنکنگ آپریشن) قاہرہ
	بنک مصر (اسلامی برانچ) مصر
	فیصل اسلامک بنک آف مصر، قاہرہ
	جنرل انویسٹمنٹ کمپنی، قاہرہ
	انٹرنیشنل اسلامک بنک فار انویسٹمنٹ اینڈ ڈیویلپمنٹ، قاہرہ
	اسلامک انویسٹمنٹ اینڈ ڈیویلپمنٹ کمپنی، قاہرہ
	ناصر سوشل بنک، قاہرہ
نائیجر	فیصل اسلامک بنک آف نائیجر، نیامی
سوڈان	بنک البرکہ السوڈانی، خرطوم
	فیصل اسلامک بنک آف سوڈان، خرطوم
	اسلامک بنک آف ویسٹ سوڈان، خرطوم
	اسلامک کوآپریٹو ڈیویلپمنٹ بنک، خرطوم
	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی آف سوڈان، خرطوم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	سوڈان اسلامک بنک، خرطوم
	تدمن اسلامک بنک، خرطوم
سوئٹزرلینڈ	دارالمال الاسلامی، جینوا
	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، جینوا
	شریعہ انویسٹمنٹ سروسز، پی آئی جی، جینوا
سینیگال	فیصل اسلامک بنک آف سینیگال، ڈکار
	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی آف سینیگال، ڈکار
سینٹ ہیلیئر	دی اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی، جرسی
	مصرف فیصل الاسلامی، جرسی
سعودی عرب	البرکہ انویسٹمنٹ اینڈ ڈیویلپمنٹ کمپنی، جدہ
	اسلامک ڈیویلپمنٹ بنک، جدہ
فلپائن	دی فلپائن امانتہ بنک، ذمبوانگا سٹی
قبرص	فیصل اسلامک بنک آف قبرص، لیفکوسا (ترکی قبرص)
قطر	اسلامک ایکسچینج اینڈ انویسٹمنٹ کمپنی، دوہا
	قطر اسلامک بنک۔
تیونس	بنک التمویل، السعودی، التونیسی
تھائی لینڈ	عربین تھائی انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ، بنکاک
ترکی	البرکہ ترکش فنانس ہاؤس، استنبول
	فیصل فنانس انسٹی ٹیوشن، استنبول
گیانا	اسلامک انویسٹمنٹ کمپنی گیانا، کونا کری
	مصرف فیصل الاسلامی گیانا، کونا کری

یہ فہرست اسلامی بنکوں کے ساتھ ساتھ اسلامی سرمایہ کاری کی کمپنیوں پر مشتمل ہے لیکن اس میں اسلامی انشورنس کمپنیاں شامل نہیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ اس بنک کا سرکاری عربی نام البنک الاسلامی للتنمیہ Islamic Development Bank ہے۔

2. The Islamic Developmet Bank: Achivements and Activities, 1982. p.5.

3. Zubair Iqbal and Abbas mirzKhar: Islamic Banking occassional paper No.49, Inter national Monetary Fund, Washington, D.C. 1987.

۴۔ دیکھیے عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہ قرآن

۵۔ سید سابق اپنی کتاب فقہ السنہ میں ربا کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں "لغت میں ربا کے معنی "زیادہ" ہیں اور یہاں مقصود ہے راس المال (یعنی اصل رقم) کے اوپر زیادتی۔ دیکھیے سید سابق: فقہ السنہ (جلد سوم) ص ۲۸۱۔

۶۔ السید سابق: فقہ السنہ (جلد سوم) شرکۃ دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیہ۔ ص ۲۸۳۔

۷۔ مضمون کی عربی عبارتوں کے ترجمے ناچیز مولف کے ہیں۔

۸۔ سید سابق: فقہ السنہ (جلد سوم) شرکۃ دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیہ ص ۲۸۳

۹۔ سید سابق: فقہ السنہ جلد سوم ص ۲۸۴

۱۰۔ سید سابق فقہ السنۃ جلد سوم ص ۲۸۴

۱۱۔ حسن عبداللہ امین "ربا کی تعریف" (انگریزی) انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اکنامکس (قبرص)

۱۲۔ اسلامی کانفرنس تنظیم: اسلامی فقہ اکیڈمی کی تجاویز اور سفارشات۔ تجویز نمبر ۱۰۔

۱۳۔ آیت کے ترجمہ کے لیے دیکھیے: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی: تفہیم القرآن جلد اوّل ص ۲۱۸ شائع کردہ ادارہ ترجمان القرآن۔ لاہور۔

۱۴۔ دیکھیے محمد نجات اللہ صدیقی: غیر سودی بنکاری ۱۹۷۳ء

15. Shahrukh R. Khan: Profit and Loss Sharing: An Economic Analysis of an Islamic Financial System. Ph.D.Dissartation, University of Michigan, 1983 p.201.

16. T. Whelers - Shcarf: Arab and Isamic Banks: New Business Partners for Devcloping Countries, Paris, OECD, 1983.

17. T. Whelers - Scharf: Arab & Islamic Banks. pp.79-80

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18. R.K.Ready "The Egyption- Municipal Saving Bank Project" International Development Review, Vol.9 No:2,1967 p.2
19. T.Whelers - Scharf: Op cit pp.79-80
20. T.Whelers - Scharf. ibid.
21. Shahrukh Rafi Khan, op cit. pp 205-209
22. Proceedings of the Work shop on the Organization and Management of the Pilgrims Managment and Fund Board of Malaysia, Islamic Research and Training Institute, Jeddah, 1987 p.3.

تبونگ حاجی کے موضوع پر مندرجہ بالا کتاب معلومات کا واحد ذریعہ ہے۔ متن میں دیئے گئے اعداد و شمار اسی سے لیے گئے ہیں۔ اس سے تازہ ترین اعداد و شمار دستیاب نہیں ہو سکے۔

23. Proceedings of the workshop on the Oranization & Management of the Pilgrims Management & Fund Board of Malaysia. pp.22,23.
24. Ibid P 54.
25. Ibid p.88
26. Ibid p.94.

۲۷۔ ایران میں نجی شعبے کے تمام بنکوں کو ۸ جون ۱۹۷۹ء کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا تھا۔
See S.H.Amin: Islamic Banking and Finance: The experience of Iran Tehran, Vahid Publications. 1986, p.41

۲۸۔ ہولڈنگ کمپنی سے مراد ایک ایسی بڑی کمپنی ہے جو اپنے اور دوسرے کے وسائل سے بہت سی ذیلی کمپنیاں (Subsidiary Companies) قائم کر سکتی ہے اور ان کا انتظام و انصرام کرتی ہے۔

۲۹۔ دارالمال اسلامی کی قائم کردہ اہم ذیلی کمپنیاں درج ذیل ہیں: (۱) اسلامک انوسٹمنٹ کمپنی آف دی گلف (شارجہ) (۲) اسلامک انوسٹمنٹ کمپنی آف دی گلف (بحرین) (۳) فیصل اسلامی بنک بحرین (۴) فیصل اسلام بنک نائیجر (۵) فیصل اسلامی بنک، سینیگال (۶) فیصل اسلامی بنک و ٹرسٹ بھاما (۷) اسلامک انوسٹمنٹ کمپنی، نائیجر (۸) اسلامک انشورنس کمپنی بحرین (۹) اسلامک انشورنس کمپنی لکسمبرگ (۱۰) اسلامک انشورنس، ری انشورنس کمپنی، بھاما (۱۱) دارالمال الاسلامی، جنیوا (۱۲) شریعت انوسٹمنٹ سروسز، جنیوا (۱۳) ڈی ایم آئی انوسٹمنٹ سروسز، جرسی۔
ان کے علاوہ دارالمال الاسلامی، مختلف بنکوں میں قائم شدہ فیصل بنکوں میں معتدبہ حصص رکھتی ہیں۔ جیسے فیصل اسلامی بنک سوڈان، فیصل اسلامک بنک مصر اور فنانس انسٹی ٹیوشن، استنبول یہ بنک خود مختار اداروں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور ان کے حسابات، نگراں کمپنی کے حسابات میں ضم نہیں کیے جاتے۔

۳۰۔ دلیل دارالمال الاسلامی (عربی)

۳۱۔ البرکہ گروپ کی کمپنیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ (۱) البرکہ انوسٹمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ کمپنی سعودی عرب، (۲) بیت التمویل السعودی التونسی، تونس (۳) البرکہ انٹرنیشنل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لمیٹڈ لندن (۴) البرکہ انٹرنیشنل بنک لمیٹڈ انگلینڈ (۵) البرکہ ٹرکش فنانس ہاؤس، ترکی (۶) البرکہ اسلامک انوسٹمنٹ بنک بحرین (۷) البرکہ بنک سوڈان (۸) عربین تھائی انٹرنیشنل کمپنی، تھائی لینڈ (۹) البرکہ اسلامک بنک موریطانیہ (۱۰) البرکہ اسلامک بنک بنگلہ دیش (۱۱) البرکہ بنک کارپ ٹیکساس، امریکہ (۱۲) البرکہ بنک کارپ، کیلی فورنیا، امریکہ۔

ان کے علاوہ البرکہ گروپ کے معتد بہ حصص مندرجہ ذیل اسلامی مالیاتی اداروں میں ہیں۔ اردن اسلامی بنک، اسلامک فنانس ہاؤس (لکسمبرگ) اسلام بنک انٹرنیشنل، ڈنمارک۔

۳۲۔ بنک مرکزی ایران: سالانہ رپورٹ (انگریزی) ۱۹۸۴ء

33. Dubai Islamic Bank: A general Introduction to its Objectives, Activities, and Investments. Dubai, ord p.6

۴۱۔ ایران لیٹر بک ص ۲۷۵ (انگریزی)

۴۲۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے "استراتیجیہ للاستثمار فی البنوک الاسلامیہ" المجمع الملکی للبحوث فی الحضارۃ الاسلامیہ۔ عمان (اردن) جس میں مرابحہ کے موضوع پر منعقد ایک بین الاقوامی سیمینار میں پڑھے جانے والے مقالات شامل ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی 'version' راقم الحروف نے ایڈٹ کیا ہے (زیر طبع)

۴۳۔ ذکریا مان ملائشیا میں اسلامی بنک کاری کا تجربہ دیکھئے محمد عارف: جنوبی ایشیا میں ضیاء الدین اسلامی بنک کاری ص ۷۶ (انگریزی)

۴۴۔ اسلامی نظریاتی کونسل: معیشت سے سود کا خاتمہ کرنے پر رپورٹ: دیکھئے

Money & Banking in Islam p.118 احمد اور دوسرے

45. Nawazish Ali Zaidi: Eliminating Interest from Banks in Pakistan, Karachi Royal Book Co. 1987, P.78.

۴۶۔ دیکھئے سید سابق: فقہ السنۃ (جلد ثالث) ص ۳۷۷ تا ۳۸۰

47. Volker Nievhans "Profitability of Islamic PLS Banks competing with the Interest Based Banks, Problems and Prosepcts Jownal of Reserch in Islamic Economics Vol I No. I Summer 1983 P.38.

48. Zakaria Man: Islamic Banking: The Malaysian Expendence in Mohammad Ariff:(ed) Islamic Banking in South Asia Singapore Institute of South East Asian studies, 1988 p.35.

49. See M.N. Siddiqi "Islamic Banking: Theory and Practice". Mohammad Ariff:(ed) op.cit. pp.52-53 and Zakaria Man op.cit. p.94-95.

۵۰۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے:

Ausaf Ahmed, Development and Problems of Islamic Banks, Islamic Research & Training Institute, Jeddeh, 1987.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

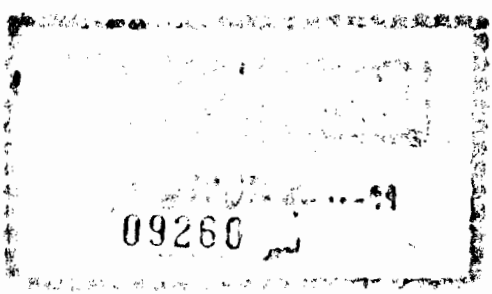

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد ایک آزاد علمی و تحقیقی ادارہ ہے اس ادارے کا مقصد قومی و بین الاقوامی موضوعات پر تبادلۂ خیال، بحث و مباحثے اور مکالمے کے ذریعہ اہم مسائل اور ان پر متبادل نقطۂ نظر پیش کرنا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے دائرہ کار میں اقتصادی، معاشرتی، سیاسی، سماجی، ٹیکنالوجی اور حکمت عملی سے متعلق مسائل شامل ہیں۔ تاہم یہ ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جس کا ہدف یہ ہے کہ پالیسی سے متعلق مسائل پر غیر حکومتی سطح پر مکمل آزادی کے ساتھ تحقیق اور تجزیہ ہو اور پالیسی ساز ادارے اس تحقیق اور تجزیہ کی روشنی میں بہتر فیصلے کر سکیں۔

انسٹی ٹیوٹ اب تک ۸۰ سے زائد کتابیں اور سینکڑوں رپورٹیں شائع کر چکا ہے۔ معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کا کام ان بڑے شعبوں میں سے ایک ہے۔ جن پر انسٹی ٹیوٹ اپنی پوری توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔ اسلامی معیشت پر اب تک جو تحقیقات شائع ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

1.	**Islamic Banking: Conceptual Framework & Practical Operations** *Abdur Rahim Hamdi*		Rs.12.00
2	جدید اقتصادی مسائل شریعت کی نظر میں		Rs.30.00
3.	**Economic Teachings of Prophet Mohammad (Peace be upon him)** *Muhammad Akram Khan*	pp.356	Rs.250.00
4.	**Islamic Economics: Annotated Sources in English and Urdu** *Muhammad akram Khan*		
	Vol -I	pp.221	Rs.259.00
	Vol -II	pp.250	Rs.308.00
5.	**Money and Banking in Islam** *Zia Uddin Ahmad, M.Iqbal & M.F. Khan*	pp.308	Rs.225.00
6.	**Fiscal Policy and Resource Allocation in Islam** *Zia Uddin Ahmand, M.Iqbal & M.F.Khan*	pp.395	Rs.230.00
7.	**A Survey of Issues and a Programme for Research in Monetary and Fiscal Economics of Islam** *Munawar Iqbal & M.F.Khan*	pp.124	Rs.45.00

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز (اسلام آباد)